[illegible]

آئینۂ سکندری

عرف

جام جہاں نما

مصنفہ

جناب سید میر عباس علی صاحب چیف ڈائرکٹر گولڈن جوبلی کمپنی

حسب فرمائش

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب

لوہاری دروازہ لاہور

سنہ ۱۹۲۱ء

کریمی سٹیم پریس لاہور

Rs. 6/-

مکمل ڈراما

آئینہ سکندری

عرف

جامِ جہان نما

باب پہلا　　پردہ پہلا

محل

(شہزادی ماہ لقا اور شہزادہ شمس کا بیٹھے دکھائی دینا)

گانا سہیلیاں

تم پہ ہمیشہ رہے ہاں رحمتِ یزدانی۔ کوئی غم نہ رہے پیارے نہ ہرگز ہر دم خوشی
خوشحالی رہے نت تم پر دشمن کی تو ہی ہو خواری مدد کرے وہ باری شاہ
تمہاری۔ بار بار دعا کرتے ہر گھڑی۔

ماہ لقا۔ اچھا قدر موری توتے کی سیاں رے۔

شمس۔ اے شمع رخسار تیرے جمال پر یہ دیوانہ وار فدا ہوں غلام ناخریدہ ہوں یہ کمائی
آپکی نازک مظلوم پر بہتر نہیں اور جو اس گلرخ پری کا ذکر کرتی ہو وہ کچھ آپکی ہمسر نہیں

ماہ لقا۔ بس بس چلو گلرخ سے یہ چرچلے کیجئے۔ دل بہلائیے میرے آگے ناحق چھپایا وہ
تمہاری دلہن تم اوسکے دولہا ہو۔ میری دانست میں آدمی نہیں ہو بلا ہو۔

شمس۔ عاشق جانباز سے اس طرح کی رکھائی ٹھیک نہیں آؤ ہم بغل ہو جاؤ دل بہلاؤ
تمکو کچھ مطلق اتحاد نہیں ایسی باتوں کا اٹھا درشتہ عشق و دانش چھوٹ گیا تم سنگدل ہمارا ہوا

شعر
ہٹ کے بیٹھو نہ کرو اتنی ہوس دیکھ لی الفت آپ کی بس بس

اور سنیے مجھ میں ایک بڑا عیب ہے کہ وفادار ہوں میں دولے میری پیاری دلربا
ماہ لقا ذرا خیال کیجئے۔ آپکی بدولت ملک چھوڑا سلطنت کا خیال چھوڑا نتیجہ
غم میں اسیر ہوئے جوگی بنے فقیر ہوئے اگر گلشن سے ملاقات نہ ہوتی تو تمہارے
قدم کا ہیکو نظر آتے ایڑیاں رگڑ کر مرجاتے۔ جان کا بچانا فرض تھا جو اس
نے کہا قبول کیا۔ اپنا مطلب حصول کیا آپ کو ان سے کیا مطلب ہے۔ میں
تو آپ کا تابعدار۔ جان و دل سے نثار ہوں وہ بھی خواہ حسین ہو خواہ جھوٹی بکی
ناچیز ہے۔ مگر آپکی ناخریدہ کنیز ہے۔

ماہ لقا۔ خیر تمہے چھیڑنا منظور تھی سلطنت سے کچھ ملال نہیں فقط میری ہمشیرہ ہے اسکی کیا تقصیر
ذرا اوسکو بلوائیے مدت سے نہیں دیکھا میں بیقرار ہوں وہ بڑی وضعدار ہے

شمس۔ ہاں ہاں آپکے کہنے میں یہ جان نثار ہے۔ تجھکو بلانے میں کیا عار ہے اور انکے
یہاں آنے میں کب انکار ہے۔ شعر

نہیں چھپایا میں محبت کی وہ گلفام تو ہم لقا مرے ہم لوگ محبت کے رہے صبح و مسا

قلقل۔ مثل ہے۔ ایک تندرستی ہزار نعمت ذرا مجھے سو لینے دیجئے اور طبیعت کو بحال سمجھیے

شمس۔ ارے اٹھ کمبخت یہ کیا ٹیں ٹیں لگائی ہے کیا تیری کمبختی آئی ہے۔

قلقل۔ ہاں ہاں صاحب ذرا نیند آئی ہے بے درد قضائی کیا جانے پیڑ پرائی۔

شمس۔ یہ وقت خواب کا نہیں ہے بکار ضروری در پیش ہے جلد جا گلرخ پری کو بلا لو۔

ققلقل۔ اے اناللہ یاں سرکار مطلب ہوجائے۔ مجرا بجالاؤ۔ شہزادہ اپنی معشوقہ شہزادی ماہ لقا سے ہمکنار ہیں۔ یہ ققلقل جان نثار حاضر خدمت شہریار ہے۔

شمس۔ خدا کے فضل سے ہر طرح مجھ کو عیش حاصل ہے۔ میری دلبر ہے۔ بر میں جسکے گیسو میں مبتلا دل ہے۔ اب اہل بزم خوشیاں مناؤ۔ دلکو بہلاؤ۔ گانا ہو وہ سناؤ کہ رقص بھی جس میں شامل ہو۔

رامشگر گانا۔ تانا نادر درداني ناتوم تنوم تدلے۔ تانا منتر دم تنا تنا تنا تدر دیام تدلے دانی نادر درداني تدتدے تادہی یانا دیم بانا میم بالا میم بالا بالا مماتی دہرکٹ دیم دہرکٹ دہم داني ترانا ننا ننا ننا دم۔ تر نادیم۔ تدہی یانا ترنادیم

گانا شمس منہ چھپانا عاشقوں سے ہونا اچھا نہیں ۔ تو چھپ چھپ کے جدا ہونا اچھا نہیں
اس ستم پر تیرے میں کہتا ہوں ہاں اچھا ہوتو ۔ اس فریب پر مجھکو کہنا ہو نا اچھا نہیں
گریہ سے طوفان خنداں۔ دکبھی بجلی کرے ۔ مجھکو ہنس ہنس کے رلانا ہونا اچھا نہیں
یوں نہ تو ہوں تیرا خوگر تسلیم ہوں ۔ کام اچھا کر کے کہتا ہوں بجا اچھا نہیں

ماہ لقا۔ اجی میں عاجز مٹی کی پیدائش جھونپڑوں کی رہنے والی وہ آتشی مزاج صاحب تخت و تاج پرستان کی پری میں اس کی کیا برابری۔ تم اس کا دم بھرو۔ وہ تمہارا دم بھرے۔ تیسرا کون اپنے آپ کو مفت برباد کرے۔ ہاں اگر میں بھی بے حیائی کا برقعہ اوڑھ لیتی تو دلہن بنتا مجھ اور تھا۔ مگر خود مجھے منظور نہ تھا۔ قسمت قبول کیا آئیں ہم۔

گانا۔ نیچی ہٹ گنہگاری سے بپرا۔ تو۔ اسکر واچھل بل اٹھا لیجئے۔ لنڈن جاویں سوت کے گھر باتیں مٹکر کیجئے۔ بے ایمان چتر البیلی سوت کو بھرما لیجئے۔

شمس۔ یہ آپکا بیجا خیال ہے۔ ہمارا تو یہ حال ہے۔ قربان جان و مال ہے۔

گانا۔ پیاری یہ جان و مال تو یہ قربان۔ مان لیا ہیں نے سندر تو ڑ سگرا کہا سنا یا پیا لی

ماہ لقا۔ بیا ؤں جاؤں رہیں تمہاری تو سے پر مورے پیا ہم موری سوتن کو سے گرا دی لگا دے

شمس۔ پیاری ایسی بتیاں مو سے نہ بولے بخن سمجھ موری پیاری ہو نہیں صدقے ول سے

ماہ لقا۔ ہیں توری جیری ہر دم۔

شمس۔ کر دینو جیا نثار۔

پیسے لگیں جو ہاتھ۔ خیرات دس زکوٰۃ۔ دوزخ سے دور۔ پاویں حور اور افتخار
پیسہ نہ ہو جناب۔ جو نہ دیں کریں شتاب۔ رلوئیں بہار ہو دہن خوار کھائیں مار
دوزخ بھی دے یہی جنت بھی دے یہی۔ پیسہ پیسہ کی واہ واہ۔

شمس۔ یہ کیا لگایا نابکار تو ہے محل شور و پکار۔

فلفل۔ ہاں پھر کہو لگا یار بار پیسے سے بڑھے ہے وقار۔ جو پاس ہوتے میرے دام تو
کیوں کہاتا میں غلام۔ جو بات سچی تھی کہی وہ میں نے لا کلام۔

شمس۔ یہ سانگ چھوڑ بے ادب تو لا بلا پری کو اب سنیگا گر نہ میرا کار تو چھوڑ دوں سر کو جوتے مار

فلفل۔ بس لاتا ہوں ابھی بلا۔ ناحق نہ ہوں آپ خفا۔

شمس۔ مارونگا کوڑے سن اسے جو عذر سستی تو کرے۔

ماہ لقا۔ بھلا فلفل تو پیسہ لیکر کریگا۔

فلفل۔ خوک باش و خرش باش و یا سگ مردانہ باش
ہر چہ باشی باش لیکن اندکی زردار باش
پیسہ جو سنگ ہو۔ کیوں ہاتھ تنگ ہو۔ ہر روز رنگ ہو بادۂ گلنار سے
پیسہ کو پاؤں گر کر شادی بکار کروں میں منسکر گوری سی نار سے

ماہ لقا۔ اچھا تو گلرخ کو بلا لا۔ میں تیری اچھی طرح سے شادی کر دیتی ہوں۔

فلفل۔ شادی ہو موری ہو۔ دلہن بھی گوری ہو۔ اپنے سنگھار سے
لامبے سے بال ہوں موٹے سے گال ہوں آنکھیں بھی لال ہوں مگر پیار سے

ماہ لقا۔ اب تجھے گوری دلہن چاہئے اچھا میں تیری گوری بیگم سے شادی کر دیتی ہوں

فلفل۔ جلدی بلا لاؤں ساتھ ہی لگاؤں۔ پری اڑا لاؤں شیریں گفتار سے
تم دونو بیٹھو یا لیٹ لو۔ ہونٹوں میں ہونٹ لو بوس و کنار سے

گانا ماہ لقا۔ جس کا کہ گل نے تیری تصویر زرد سا ہوگا ۔ میں مردن بھی اس کے مونہ پر اک مو سیاہ ہوگا
وہ گل ہر گل سے رنگ و بو کریگا اور کچھ پیدا ۔ جو شب کو آپکے فرش نزاکت پر بسا ہوگا
اگر عکس لب رنگیں تیرا پڑ جائیگا تنہا ۔ تو جلکر رشک سے رنگ لعل کا خود ہرسا ہوگا
تیری گیسو کا بل خالی نہیں ہے پیچ سے بیشک ۔ کسی کے دل کو کوڑے مار کر اوس نے کسا ہوگا

قلقل۔ ضرور پیاسہ کنوئیں کے پاس جاتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا۔ اگر آپ
کو ضرورت ہو تو آپ جائیے وہ کیوں آنے لگیں۔

شمس۔ اسے اور معقول سنئے گا بھی۔

قلقل۔ جناب عالی آپ نے جو معقول و منقول کی بحث کی ہے۔ تو بات کی طول سے کیا حصول
مختصر کو قبول کرکے زحمت شمول کیجئے۔ یعنی حصول کیجئے۔ بیفائدہ کافیوں سے دل نہ ملول
کیجئے۔ اور اگر بکار کے قافیہ سننے منظور ہوں تو سن لیجئے۔ مجہول مشغول مقبول
معلول۔ کشکول مال ٹول اور بھی کچھ عرض کروں اے غافل مفعول۔

شمس۔ بس بس اے نابکار یہ کیا لگا رہے تیری اس بیہودہ گوئی سے دل بیزار ہے

قلقل۔ کیا نابکار کے قافیہ پکو درکار ہیں۔ تو بندے کے پاس وہ بھی بیشمار ہیں سنئے سرکار
جھولو نکار زر کوہ قاف کا غار دنیا کا کاروبار کابلی انار مچھلی کا شکار زخم کا دگار آم
کا آچار آپکا وزیر بیان نثار قلقل کا قرار عاشق کا آزار رو زار زار سنگ مرمر سام
کا بخار آبشار ریوس وکن۔ اعتبار افتی ر نالک کا انتہار آزار بازار بیمار تیمار
یار دلدار معشوقوں کا ستگار ابھار تہوار ملار آخر کا جوتیوں کی مار۔

شمس۔ ہاں آج کہا۔ جبتک تو جوتیوں کی مار نہ کھائیگا۔ تب تک قافیہ گوئی سے
باز نہ آئیگا۔ اب مجھے تکلیف کرنی پڑی۔

قلقل۔ لیجئے انہوں نے تو بیٹ سے پاؤں نکالے بیشک مجھ سے قصور ہوا اب جانے دو۔
ہوا تو یہ تو نوکری بھی کیا بری بلا ہے نہ تو اس میں کھانے کا مزہ نہ پینے کی آسائش
نہ سونے کی نہ بیٹھنے کی تمیز ہے۔

گانا۔ (پیسہ) بھرے پیٹ کا یہ غار۔ پیسے ملیں جو چار۔ پھر ہو بہار پیسے کی
اربیشمار رہو پیسہ پاس بھیکے بھر ہی داس پیسے یار تابعدار ہوگا بڑا
پار۔ نباوے شاہ پیسہ بڑھائے جاہ۔ پیسہ پیسہ کی واہ واہ۔ پیسے
رہیں جو چار جورو بھی کرے پیار پیسہ یہ کہے کہ دور جا گھر سے بے شعور۔ جو قوم کا
رذیل دولت رکھے قلیل۔ سب خاص و عام کریں سلام۔ کہینگے۔ عزت اور
زر سے بنے جلیل بے زور ہے۔ پیسہ پیسہ کی واہ واہ واہ۔

ماہ لقا۔ کوئی حاضر ہے ہاں جی۔ بلاؤ گوری بیگم کو (گوری بیگم کا آنا) ؎
ملے دونوں دل اب تو شاد ہیں ہم خدا کے فضل سے آباد ہیں ہم
سہیلی۔ بہت خوب لیجئے حاضر ہے ؎
خدایا انہیں تو دل شاد رکھنا ہمیشہ ان کو تو آباد رکھنا
گوری بیگم۔ کیوں بی بی کیا ارشاد ہے ؎
یاں دکھاتی نہیں غم حد سے سوا ہے ہنستی ہوں میں آپ کو کیا ہے
فلفل۔ واللہ کیا یہ بیڑا دہے۔
ماہ لقا۔ میری طرف سے مبارکباد دی ہے میاں فلفل سے تیری شادی ہے
تجھ کو دلہن مبارک کیوں اب تو دل شاد ہے۔
فلفل۔ ہاں جی شاد ہے۔ اتحاد ہے۔ اعتماد ہے صاحب اولاد ہے یہ تو بڑی داد ہے
فلفل کی دستاد ہے۔ بیلو ہاتھ سے ہاتھ ملاؤ۔ خیر چھری خربوزہ پر گری تو کیا خربوزہ
چھری پر گرے تو کیا۔ مثل ہے بڑ ھنی بیل بڑھنے دو۔ چڑھتی ہنڈولی چڑھنے دو۔
(دونوں کا ہاتھ ملا دینا)

گلرخ۔ کیوں بہن اب اجازت ہے۔
ماہ لقا۔ خدا حافظ صبح جلد آیئے۔
گلرخ۔ جس کے پیار میں ہوتا اوس کا نصیب جاگا ہے یہ ری انت میں ہم سو رقیب جاگا ہے
ماہ لقا کھائی ہے قسم ہم ذکر یہ بہتر کریں گے گر ان کی بھی پھر بلائے طبیعت نہ مزا ہے
گلرخ ؎ شوق کم ملنے سے اندوہ فزا ہوتا ہے ملنے پر تیر سے بھی درد سوا ہوتا ہے
ماہ لقا۔ بہتے تو آپ نے مزہ چکھا ایسا جھوٹا میری بلا کھائے۔
گلرخ۔ یاد رکھو کل جب آؤ گی یہ کھائینگے تم بھی کھاؤ گی۔
فلفل۔ مثل ہے جسے پیا چاہے وہی سہاگن کہلائے ابھی یہ کھائیں یا نہ کھائیں آپکے
منہ میں کیوں پانی آرہا ہے۔ اتنے روز آپ نے کھایا یا تو کبھی اون کو نہلایا
بھلا یہ تو دور نہیں لگر ہیں ہیں تو موجود تھا مجھے کبھی دستر خوان پہ یاد نہ فرمایا
سگ حضور یہ از برادر دور۔ اب انکا کھانا تمہارے منہ میں کیوں آرہا ہے

گانا شمس۔ کوئی تیر چلا خنجر چلا تلوار پہ چلے — وار جو رکھتے ہو تو اے نگہ یار چلے
تھے جہاں پیدا وہیں آ پہنچے جو سو بار چلے — جستجو میں تیرے ہو صورت پرکار چلے
مٹتے مٹتے بھی اثر کو ہو مٹایا ایسا — کرکے آخر وہ میری قبر کو ہموار چلے

گلرخ۔ گانا کیوں جی بندی کو بلوایا۔ اتنا احسان کیوں فرمایا۔ کہئے دھیان میں کیا ہے آیا
پہلے دشمن تھا ٹھیرایا۔

ماہ لقا۔ اتنی تہمت ہم پہ لائیں۔ باتیں گھڑ کے دل سے آئیں جتنیں تم نے کیا اٹھائیں
اچھا ہمیں سیکھ کے آئیں۔
ٹھیک نظر آئے صاحب ٹھیک نظر آئے تم بھی انہیں کے گائے۔

گلرخ۔ مجھکو تم سے کیا۔ سچ ہو جب میں ہی تم جاکر لائی۔

ماہ لقا۔ ہاں جی صاحب آپکے باعث میں نے اتنی عزت پائی۔

گلرخ۔ میں تو سیدھی کہتی ہوں تم دیکھو صاحب اتنی رکھائی۔

ماہ لقا۔ میاں بیوی دونوں سید ہے دیکھی میں نے سب چترائی

شمس۔ مجھکو تو ہے تم سے الفت جھوٹ کہوں تو ہوں غارت دور کرو تم دل سے کلفت۔

ماہ لقا۔ تم بڑے ہشیار ہو واہ جی سرکار واہ ہاں بہت مکار ہو واہ جی دلدار واہ۔

گلرخ۔ شادی کا ہے تیرا شوہر تو بھی اسکی پیاری دلبر سن بی دوانے پہلے سن لے
میری جان پیاری۔

ماہ لقا۔ گلرخ پری آفت کی پڑی۔ تو تو عجب بے پردہ دلیر نظر آئی۔ پرستان کی ناک کٹائی
بھلا یہ بہانہ کرنا کیا ضرور تھا۔ سیدھی طرح کہا ہوتا کہ ہمارا بس نہ رہا ہے تو مجھے
تمہارا لقمہ بننا کب منظور تھا۔ خیر آدمی کچھ کھوکے سیکھتا ہے۔

گلرخ۔ اے میری پیاری ہمشیرہ ناز اوس پہ کیجئے جو آپکا ناز بردار ہو ناحق میرے گلے
کا ہار ہو۔ میں کہہ چکی ہوں کہ تم دولہ کی کنیز ہوں۔ بندی ناچیز ہوں۔

ماہ لقا۔ تم تو میری پیاری ہمشیرہ ہو۔ بڑی سوت اور صاحب کی پیر ہو۔

فلفل۔ تم ان ہمشیر ہو اور وہ تمہاری ہمشیر ہے مگر ہمیشہ کہاں ہے۔ جس سے شادی
کرنے کا وعدہ ہے۔

کونیڑی تیرے آگے بازار میں لاؤنگا جوتے ولایتی وگھونسے ولاتھی - جی بی بی میری
فلفل - مثل مشہور ہے جیسی روح ویسے فرشتے - میرے مالک نے مجھے دو جوروں کا مرد کیا - ایک سفید - اور ایک سیاہ جیسے شب دیجور اور پرانا عید ایک ہمشیرہ تو اور دوسری مادر عنبیا - سورما ایک بادام تو ایک کالی کھجور - ایک گلابی انجیر ایک حبشی انگور - ایک جامن تو ایک جام - ایک املی تو ایک آم - ایک تیتر تو ایک کوہلا - ایک فاختہ تو ایک جنگل کوا ایک حبشن تو ایک فرنگن - ایک زنجبار تو ایک لندن - ایک آسمان تو ایک سیپارہ ایک زہرہ تو ایک جبار ستارہ - اسپیشل ہے اور تشبیہ سن لیجئے - ایک اصطبل کے دو گھوڑے ایک مشکی تو ایک نقرہ ایک آسمان کے دو تارے ایک زحل تو ایک قمر - ایک جنگل کے دو جانور - ایک ہرن تو ایک سانبر - ایک باغ کے دو پھول - ایک گل مونیا دوسرا گل سوسن ایک قلم کی دو دواتیں ایک سنگ موسے کی دوسری سنگ مر مر کی - فلفل صاحب کی دو بیبیاں ایک محبوب ایک معیوب - مثل ہے دروغ گو را حافظہ نباشد کہاں تک کالی کو گوری سے تشبیہ دیجئے کیونکہ خدا کی ذات بے عیب ہے - اور ہر کسی میں عیب لا ریب ہے - پس ثابت یہ ہے کہ دو بیبیوں کے رہنے سے بڑا ہی آرام ہے - اور عاقل کو اشارہ کافی ہے سنئے حضرت خدا کی قدرت دو بیبیوں کی مرمت سہی اور یہ سے فلفل کی محنت کیوں نہ ہوگی - بچے اولاد کی کثرت - لو جی میاں فلفل جی لو - کھلانے کو ہو نہ ہو مگر سال میں دو دو بچوں کے باپ تو بن لو - (آنا کالی بیگم کا)

گانا کالی بیگم - میرے البیلے ساجن مجھ پہ سوتن کیوں جی لائے - میرے البیلے کیا میں اندھی تھی یا نٹھی رکیا میں ایسی تھی مجھ پہ سوتن کیوں جی لائے - کیا کر نہ دیتی تھی بلائیں سو لیتی تھی کیا کیا خدمت کرتی تھی مجھ پہ سوتن کیوں جی لائے - میرے

گوری بیگم - کیوں رہی رانڈ کالا منہ صدقے کا بکرا اور صورت کوت کا چکڑا کیسے پیاری مولی لگتی ہے ؎

آئینہ لیکے ذرا دیکھ لے صورت اپنی ۔۔۔ تجھ پہ کھل جائیگی جو کچھ ہے کدورت اپنی
رنگ کالی صورت پہ یہ انداز یہ نخرہ کیا خوب ۔۔۔ کچھ تو پہچان ارے کلموئی تو قیمت اپنی

کالی بیگم ؎ کالی کو کیوں جانی برا تو کالی سر تو ملاحت ہے ۔ دکھ کے آنکھیں دیکھا اندھی آنکھ کی پتلی کالی ہے

چلو اب میں بھی جاتا ہوں۔ اور آپ بھی تشریف لیجائے شہزادہ صاحب آرام فرمائے۔ دروازہ بند ڈیوڑھی مخمور بھیاجی پردہ چھوڑ دبارہ بج گئے۔

(دوڑ لگا جانا مرجان پری کا زمین سے نکلنا) شہزادہ کو دیکھکر

گانا۔ ساری دنیا میں فقط بھایا مجھے اسکا جمال۔ اسکی صورت پر فدا میں نے کیا ہے جان و مال

نام ہے مرجان میرا اور ہوں پری بے مثال۔ سیر دنیا کا پرستان میں مجھے آیا خیال

ہاں ادہر اودہر ملیت پہونچ آئی موری سواری رے۔

صورت مورت پیاری پیاری رسا جن سوپا مورا رے ہاں۔

ساتھ لیجا کر پرستان میں اسے ہانفتا۔ وصل کے لوٹوں مزے حاصل ہو لذت سمجھا

کیوں نہ منہ میں پانی بھر آئے جو ہو بوس کنار۔ جسکے گلزار کی ٹو لونگی میں ہر دم بہار

باب پہلا پردہ دوسرا

مکان فلفل

گانا کالی بیگم

نہیں آیا ابھی تک کیوں فلفل۔ میرا گھبرا رہا ہے بالکل دل

چھیڑ تا چھوٹا قد اور میٹھا میٹھا چہرہ۔ گورے گورے گالوں پہ کالے کالے تل

چھوڑ ادھر ہی فلفل کی خاطر۔ اب تو رہونگی سدا بل بل

میرے یار غمگسار فلفل وفادار کا مجھے اعتبار ہے کہ جب وہ شہزادے کا دوا سے فراغت پائیگا۔ میرے بستر پر استراحت کے لئے آجائیگا۔ اب تو بھی جلتی ہوں نیند تو نہ آئیگی۔ کروٹیں بدلتے بدلتے پڑ رہتی ہوں۔ (فلفل کا گدڑی کے ساتھ آنا)

گانا۔ رکھو لگا نینوں بیچ تم کو چھپا کر بی بی سر سر نما کر۔ بی بی کی خاطر تو بازار سے جا کر لاؤنگا اطلس و مخمل و مشروع و امرو بی بی میری ہاتھوں سے سینے میں تم کو بیٹا کر۔ میں دیو نگا۔ قلیہ و قورما و روٹی جی بی میری انڈا مرغی بی بی تم کو کھلا کر۔ میں کھاؤنگا بھیاجی و کدو و بھنڈی و مرچ جی بی بی میری سونٹ

چاہئے۔ جان رونے دھونے کی منا ہی ہے۔ مگر اپنا حکومت پرانی ہے مال صاحب وہ لونڈوں عورتوں نے مجھے مارا ہے۔

وزیر - کس نے؟

فلفل - تمل ہے۔ دلی بلی چوہوں سے کان کٹائے۔

وزیر - پھر دو مو ردنیں کسوا سے کہیں۔ کیا کا انجام معلوم نہ تھا۔

فلفل - میں نے اپنی آسایش کے واسطے دو بار دو بیں کہیں مثل ہے آدہی کو چھوڑ ساری کو جائے۔ آدہی رہے نہ ساری پائے۔

وزیر - آسایش دیکھی۔

فلفل - ہاں صاحب میں نے خوب آسایش دیکھی اس نرتری پر پانی سے تو یہ چلی روٹی ہی بھلی تھی۔ بھلا تو فرمایئے کہ شہزادہ صاحب کی بھی دو بیویاں ہیں۔ ان کو بھی مار پڑتی ہوگی تو پھر میں نے مار کھائی تو کیا بُرائی کی۔ اور سنئے صاحب زن زمین زر فضیہ ان تینوں کے گھر۔

وزیر - استغفر اللہ کیا آپ سمجھے ہیں۔ ارے شاہزادہ کیوں مار کھائیگا۔ اور وہ کیوں مار کھانے لگیں وہ تو خود تو بیبیاں شریف ہیں۔

فلفل - شریف ہیں کیا ... سنی پائی ہیں اجمیر شریف ... والیاں ہیں حضرت بابا ... صاحب ... کی پہاڑی کے اوپر جا رہتی ہیں۔ وہ شریف ہوئیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ کام ہم بھی کر سکتے ہیں۔ مثل ہے اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔

وزیر - میاں فلفل جوہر شرافت اور ہی چیز ہے۔ جو مخصوص شریفوں ہی میں ہوتا ہے۔ بہ ایں ہمہ ہر فرد بشر خالی نہیں۔ شریفوں میں جوہر شرافت اور ذلیلوں میں جوہر رذالت ہے۔

فلفل - مجھے یہ خبر نہ تھی کہ آدمی میں بھی جوہر ہوتا ہے۔ ورنہ کسی آدمی کو مار کر جوہر نکال لیتا اور بہت ہی بڑا جوہری بن جاتا۔ تمام جوہری گلی کے باشندوں کا جوہری کہلاتا۔ بھلا یہ تو فرمایئے کہ میرے بعد بھی جوہر بنتا ہے۔ یا نکل جاتا ہے۔ اگر رہتا ہے تو تمام قبرستان کھود کر بہت ہی بڑا فلفل سیٹھ بن جاتا۔

قلفل ۔ واہ واہ کیا خوب ہی

گوری بیگم ۔ تیلی میں ایک نور ہے روشن جگ سب اوس کو بولے جوت
نور ہے اوس کا سارا پھیلا جس سے دنیا جگمگ ہوت

کالی ۔ جب تک سر میں بال ہیں کالے سمجھ لیا انسان ۔ اور جیلا چونڈا جب ہو جائے کہتے ہیں سب نانی جان

گوری ۔ پیٹے بال اور سفید چونا اپنی کو [illegible] ۔ مال ہیں کھٹے اب گوری سوندی اب سو گجے یار

کالی ۔ [illegible] دل بے ہم ہو ۔ کالی زمیں پر یہ ہے پالی جس سے پیدا غلہ ہو

گوری ۔ سونا پیلا سفید چاندی موتی کا ہر روپ بنا ۔ سولہ سو سنگار رنگے ان چیزوں نے کیا کام کیا

کالی ۔ کبھی جلادے بل او جو کا بیابی ہے تلوار ۔ لوہا جیسا کام نہ دیگا سونا چاندی ہے بیکار

گوری ۔ گوری صورت کا ہر روپ ہے گر منہ میں اوسکا ۔ ورنہ کلے بیٹھے ہے سب نکلے بات

کالی ۔ کالی سے نفرت گر تو کرتی کالا تل تو بچی کا ل ۔ کالا تھا یان میں لکھا کر کیوں کرتی ہے منہ لال

گوری ۔ کالا کوا لا کیا آج ہم کا لو ہم نام نہ لیں ۔ کالا کوا کالی بکری کالی مرغی صدقے دیں

کالی ۔ مجھے صدقے میں دو ن تیرے ہوتے سو تون وصدقے میں دوں ۔ موئی یہاں کس
کو صدقے میں دیتی ہے کیوں رے موئے مجھے لاکر ایسی ویسی آوارہ بازاری
عورتوں سے گالیاں کھلواتا ہے ۔ میں ایسی ویسی نہیں ہوں چار ڈاڑھی اور چار
چونڈے والوں کے ساتھ آئی ہوں ۔ دیکھ جوانا مرگ میں تیرا کیا حال کرتی ہوں ۔

گوری ۔ کمبخت بدنصیب تیرا ستیاناس ہو میں نئی دلہن میری کوئی چھاتی تھا دل اور یہ دکھ اور
تو جیسا کھانا دیکھتا ہے اور یہ کل موئی سورت برابر کھڑی ہو کر کوس رہی ہے
اوجاڑ سورت اگر ایسا ہی تھا تو مجھے کیوں لایا اب میں تیری بھی جان لونگی اور
اپنی بھی جان دونگی ۔ (دونوں کا قلفل کو مارنا)

قلفل ۔ مارے بس رے بس کوئی ان کو ملا ڈالے رے مار ڈالے یا اللہ تو بچالے ایسی
بوڑوں کو خدا جہنم میں ڈالے کوئی آکے مجھے بچائے لے ابو الوالو ۔

وزیر ۔ ہاں ہاں یہ کیا شور و غل ہے کیوں خیر نہیں متصل شاہی مکان ہے رات زیادہ
ہو گئی ہے سنے بادشاہ کی بدخوابی ہو گی پھر سمجھو تو کیسی خرابی ہوئی ۔

قلفل ۔ سچ ہے بڑے آدمی کی غیر کے پاس قبر نہ ہونی چاہئے ۔ اور گھر کے پاس گھر نہ ہونا

عورتوں کی بیوفائی اور بدخوئی آشکار ہے مردوں کو کب یہ ذوق ذوق اور بلک بلک گذارا ہے۔ بھیا اس پر طرہ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا ارے کالی بلی کیا آپکی جان کیواسطے کم تھی۔ جو بی نوبی گوری بیگم کا جوڑا ملایا۔ سر پہ نادانی کا جن سوار ہوا۔ رات دن کی دال جوتی بٹی خوب کٹ کٹ مچی۔ اس پھپنکے شلغم سے تو ساتولی سلونی بیبی بیا ہی ہوتی بیبی جی اچھی تھی کہ نماز جستو لے لئے روزے گلے پڑے۔ یہ تیری نادانی کا نتیجہ ہے۔

نوکر۔ خداوند نعمت کیا عرض کروں محل میں ماتم بپا ہے۔ شہزادہ غائب ہوگیا ہے شہزادی کی حالت ابتر ہے اس لئے آپکا تشریف لیجانا بہتر ہے۔

وزیر۔ الٰہی یہ کیا تباہی یا خدا یہ میں نے کیا سنا۔

قلقل۔ آہیں ایک کل دیگر شگوفہ ہے۔ چلو ہم بھی چلیں گے۔

باب پہلا پردہ تیسرا

محل شہزادی لقاء

(لقاء کا رنجیدہ صورت غمگین بیٹھے نظر آنا اور سہیلیوں کا تسلی دینا)

گانا سہیلیاں۔ کاہے غم کھاوے۔ او رے جانی جان تورے جائیں ہم سب
واری رے۔ گلشن کے پھولوں کی جھاڑن میں دیکھ کے آتی ہوں بہو
چھاڑ داس۔ جل جل کے کل کل ہو تیں ہو تی ہے ساجن کے ملنے
کی آس۔ الفت محبت وچاہت نے ملکر یہ آفت مصیبت کھائی ہے
صورت کی مورت کی بیٹھ۔ اندوہ سے رنگت زرد الٹی۔ کاہے
اب آہ وزاری نہ کر صبر کی پیاری کہ یاری سے پردردگار۔
سمجھ اپنے دل میں ملے آجکل میں جو چاہے تیرا حذار کاہے غم کھاوے

گانا وزیر۔ اے بی بی یہ کیسا ستم ہے کہ ہو بن کیے ہم کو غم کہاں ہے۔ وہ شاہزادہ عالی ہمم

سہیلیاں۔ ہوا گم وہ بستر سے بس ایک دم۔ کہو کیا جو دل پر ہے غم۔

وزیر۔ اُلو ہو گیا ہے۔ میں کیا کر رہا ہوں۔ اور تو سمجھتا کیا ہے، ارے اُلو وہ جوہر علیحدہ ہے
یہ جوہر نہیں جو تو نے تصور کیا ہے۔

قلقل۔ ابھی ابھی تو میں آدمی تھا اُلو کیسے ہو گیا کیا میری دم نکل آئی۔ جو آپ اُلو کہہ رہے ہیں
وہ آنکھوں کے اندھے کان کے بہرے سبر کو نکلے سویرے۔ اگر مجھے اُلو ہی سمجھتے ہو تو اُلو
کا پٹھا سمجھو گو کہ میری عمر کم ہے مگر بہت سے سفر کئے ہیں۔

وزیر۔ اب اتنی ہی کسر رہی ہے کہ دُم نہیں ورنہ تیرے پٹھا ہونے میں شک ہی کیا تھا۔

قلقل۔ ہاں بیشک بیشک خدا کی دینا ہے وہی دیدیگا۔ جس کی تقدیر زبردست ہے
نکل آئے گی میری یا آپ کی۔

وزیر۔ بس بس نامعقول۔ گدھے کی جھول۔ کیوں باتوں میں ملول کرتا ہے۔ چپ چپ بیٹھا ہے
کہ ابھی مرمت کردوں۔

قلقل۔ واہ صاحب ہم نامعقول گدھے کی جھول اور یہ ہمارے حضرت وزیر بے تدبیر
ایسے بڑے معقول دمقتول لمبے چوڑے ہاتھی کی جھول اور ہم نامعقول بہت
تیری کی مجھول تیرے منہ میں خاک ڈھول بجانے کے جھول۔

وزیر۔ کالی بیگم تم چلی جاؤ اپنی بی بی جان جہان کے پاس جب دستور رہو جب قلقل بلائے
تو آنا۔ اس وقت جھگڑا کرنا ٹھیک نہیں گوری تم بھی اپنی بی بی ماہ لقا کے پاس
جا کر قیام کرو۔ ناحق قلقل کو نہ بدنام کرتا دونوں کا۔

گانا قلقل۔ پناہ خدا کی پناہ کیا عورت ہے عورت اُٹھالی اذیت گیا مر خدا کی پناہ
نکاح ہوا نکاح تب عورت نے ڈانٹ کر لا دال آٹا۔ چلے مر خدا کی پناہ
شادی جو کی دوسری شادی۔ ملی اس کی دادی دو تالی بجادی سر سر خدا کی پناہ
تباہ ہوا میں تباہ ادھر اس سے کھینچا اُدھر اس نے کھینچی۔ پھٹا مر خدا کی پناہ
فناہ ہوا میں فناہ یہ دونوں ہیں جاہل۔ پڑی اب تو مشکل میرے سر خدا کی پناہ
بس توبہ کی میں نے تو یہ ان دونوں کو چھوڑا چلے ایسا جوڑا اچھا مگر خدا کی پناہ

وزیر۔ خود کردہ را علاج نیست افسوس نہ کر جو شدنی امر تھا ہو گیا مگر یاد رکھو،

اگر نیک بودے سرانجام زن — زناں را مزن نام بودے نہ زن

فلفل۔ مثل ہے جو گرجے گا وہ برسیگا کیا — بے بجا ہے مجھ پہ عتاب آپ کا
کیا شہزادہ تو ڈھونڈو اُسے — کرمن ہزار اور اگر جستجو سے
وہ مطبخ میں روٹی پکاتے نہ ہوں — یا حمام میں وہ نہاتے نہ ہوں
وہ گھر میں ہی ہونگے نہ گھبرایئے — ذرا آپ ہی جائے دیکھ آیئے
ذرا دیکھ لو اے وزیر حسیں — پریشانی اس طرح لازم نہیں

وزیر۔ بیکار گفتگو سے باز آ۔ ناحق باتیں نہ بنا میرے ہمراہ چل۔ شہر سے نکل شہزادہ کی تلاش کریں جادۂ مراد پہ قدم دھریں۔

فلفل۔ چلنے پہ تیار تو یہ نمک خوار ہے مگر کچھ سوچ بچار میں ہے۔

وزیر۔ کیا ہے۔

فلفل۔ میں دو چوروں کا مالک مرد سالک ہوں انکو کس پہ چھوڑ دوں رکھوالی سے کیونکر منہ موڑ دوں۔

وزیر۔ میری بھی یہ ہے کہ جانِ جہاں — رہیں گی یہ دونوں ہی ملکر وہاں
یہ اب میرے لشکر سے جلدی کہو — کہ جانِ جہاں اور کل فوج کو
سبھوں کو لیے جاؤ اب شہرستاں — کہ والدہ جانِ جہاں کو وہاں
کرو پھر مرا جاکے وہاں انتظار — میں آجاؤنگا گر خدا ہوگا یار

فلفل۔ بجا لاؤں میں حکم سرکار کا — سپاہی لڑے نام سردار کا
ابھی میں لشکر کے جاتا ہوں پاس — سناتا ہوں ارشاد کو بے حواس

وزیر۔ سنو شہزادیو اب میری بات — کہ رونے سے آتا نہیں کچھ بھی ہاتھ
چلو چل کے صحرا نوردی کریں — اُسے ڈھونڈھ لائیں کہ ہم خود مریں
یہ غنچہ دلوں کا بھی کھل جائے گا — کہیں پر تو شہزادہ مل جائے گا

(سب کا چلنے کو تیار ہونا)

گانا سب کا۔ دلکو ہے وحشت نے گھیرا سارے دلکو وحشت نے گھیرا ہا۔ خدایا تیرا سایہ ہو
پایا تو صاحب انس و جان۔ ہم کو خدایا تجھ سے کہتے ہیں۔ جھٹ کا ملجائے شاہزادہ
میں تجھ سے ہے التجا کر یاری غمخواری تو ساری آہ باری سن لے دعا

درباری۔ الٰہی تو کردے کرم

وزیر۔ یہ کس طرح کی لڑکی ہے واردات — سمجھ میں نہیں آتی ہے کوئی بات

سہیلیاں۔ عمل پڑھ کے آدھی لڑکی ہوئی بھوت — مقرر بلا بھی کوئی بدصفات

درباری۔ بہت ہے غم و الم ستم ہوا آفت ہوئی ایک دم وہ مالک ہوا گم تو کیا جئیں ہم
اب ایک دم تو دیکھینگے ملک عدم۔

گانا ماہ لقا۔ ہائے یہ الم ستم ہوا ہائے ہم پر عجب غضب ہوا۔ دلبر ملے کیونکر بھلا جائیں کدھر
ہم سے چھوٹا راج دلارا ہائے رلا سوگ سبب ہوا۔ دلبر ملے کیونکر بھلا جائیں کدھر کو

صدمے غم فرقت کے اٹھائے نہیں جاتے — وہ زخم لگے دل پہ جو کھائے نہیں جاتے
جب کام بگڑتے ہیں بنائے نہیں بنتے — لگ جاتے ہیں جو داغ چھوڑائے نہیں جاتے
تدبیر نہیں چلتی ہے تقدیر کے آگے — سب ہیچ تھی اس بخت کی تحریر کے آگے

گانا دیگر۔ ہائے مورے پیتم ہائے مورے پیتم تم کون نگری میں جا کے بتا دت
سب ہے یاد تمہاری کیسے کون جتنا یہ ہماری لگی یہ ہا کی جگر لگا رہی نکست ہی
جان بچاری ہائے مورے دکھیا کو ناہیں تنا پیو آؤ پیا مورے درس دکھلا
جیری کو نہیں نت ڈھونڈے ہائے ہائے ہائے ہائے مورے۔

گلرخ۔ اب رنج و ستم ہم کو اٹھانا ہی پڑیگا — غم کا مزا بھی اب یہ کھانا ہی پڑیگا
دل کو تپ فرقت سے جلانا ہی پڑیگا — بیہوش ہیں پر ہوش میں آنا ہی پڑیگا
ہمت ہے تو مل جائیگا پھر گوہر مقصود — چل پھر کے کہیں ڈھونڈ نکالینگے وہ مقصود آنا نقش کا

گانا قلقل۔ اہا اہکے آئی کہیں گھڑی ہی ابو ابو رے کیسی بجلی پڑی۔ دیکھو دیکھو دیکھو رے۔
آنسوؤں کی جھڑی ڈھونڈو ڈھونڈو رے کیوں چپ ہو کھڑی۔ اونچی بھی دوڑو لمبی
بھی دوڑو۔ چھوٹی بھی دوڑو۔ ابا باجھور دکے مزدور سوئی دور دور دیکھے نہیں کھور
نشے میں ہے چور۔ پیئے نے بھنگ۔ آہا ہا ہا۔ پڑی بھی ڈنگ۔ آہا ہا ہا۔ ہوئے سب
تنگ۔ اہا ہا ہا کرنا ں میں جنگ اہا ہا ہا۔

وزیر۔ اے قلقل نہ کر خالی شور و پکار — پریشاں ہیں ہم گم ہوا شہریار
خرافات تیری یہ جاتی نہیں — تجھے شرم کمبخت آتی نہیں

کاہے تو مورا چھوٹ ہے گروا۔

مرجان۔ اے پیارے میں واری۔

شمس۔ او بدکار جاری۔

مرجان۔ میں ہاں چندر، تو ہے تارا تیرا میرا جوڑا پیارا۔

شمس۔ بندر جیسا چہرہ تیرا تو نے مجھ کو ناحق گھیرا۔

مرجان۔ مجھ کو جاناں گلے لگانا مزے اڑانا۔

شمس۔ پاس نہ آنا بول نہ جانا شکل چھپانا دور دور۔

مرجان۔ او جانی آجانی۔

شمس۔ شیطانی طوفانی۔

مرجان۔ نادانی کیوں ٹھانی۔

شمس۔ دور، دور۔

گانا مرجان۔ بات بنا بدکاری لے خبردار توری بات جیت ہے ایک نہ جاوے گھور گھور لنگو کا ہے دیوت ہے گاری ہے جنم جنم تو ہے قید میں دے یہ بہت مرجاوے ہردم منتیں کرت ہوں میں اتنی تہاری نہیں مانی رے۔ خبردار

(مرجان پری کا تالی بجانا اور دیو کا حاضر ہونا)

اے دیو اس کو پکڑ کر طلسم میں جا کے اسے قید کر۔ کہ وہاں سے نہ نکلے ... وہاں گھٹ گھٹ کر مر۔

(دیو کا شہزادہ کو پکڑ کر لیجانا)

باب پہلا پردہ پانچواں

مکان وزیر

(وزیر کی عورت جان جہاں کسی موج میں کھانی دینا)

گانا۔ روکیں کس طرح سے دل تھام لیں آہیں کیونکر ضبط کیونکر کریں گھٹ گھٹ کے کراہیں کیونکر

باب پہلا پردہ چوتھا

باغ مرجان پری

(شہزادہ شمس کا بیہوش لیٹے دکھائی دینا اور مرجان کا اسکو جگانا)

گانا۔ گل کھاں ہے کس ڈھنگ سے گوری کہ سی شمس چھکے کیا خوبی کیا روپ جیا
تجھ پہ وار دوں زر مرجان تیا دہ ہم کم سن رہے آن لیاں ہیں شاد تن من تو
پہ کیا فسدن بیچین ہے۔ جاگت ہوں یا سپنے ہوگیاں سوجھت ناہیں
کاہے اس آن ابھی تو ہے بیچین رہے (شمس کا حیران ہو کر اٹھنا)

گانا شمس۔ کون موہے کیا پریشان دل حیران ہے اس آن موری جان الدم مورا
گھبرات ہے جیا جیا جیا۔ کس نے دکھ مو ہے ایسا لکے ابھی دیا دیا دیا کون
یہ انسان ہے شیطان کہ حیوان دیکھ لیا۔ اس نے ہے مکان کیا اب تو میر کھیا لیا لیا لیہ

گانا مرجان۔ (ظاہر ہو کر) پیارے تو نے مورا جیا لیا لیا۔ موہے تو نے شیدا کیا تقسیم کیا وادی
موری آو پہ جان رہپا رہی مان مان مان۔ جان لیا مان لیا پر نہ تو نے بات کیا پیا
تو نے چھین لیا جیا جیا جیا۔

اے شہزادہ جس وقت تجھے میں نے خواب ناز میں دیکھا
ہوش جاتے رہے اک نگاہ کے ساتھ۔ صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

پہ کب دل تقدیر کی خوبی مجھکو الفت ہے ۔۔۔ تمکو نفرت ہے واہ یہ بھی خدا کی قدرت ہے
لشکر غم ہوا الم آرا ۔۔۔ خانۂ عیش لٹ گیا سارا

شمس۔ بس یہی میرا جواب باثواب ہے ۔۔۔ زیادہ گفتگو سے اجتناب ہے
در بدر ناسیہ فرسائی سے کیا ہوتا ہے ۔۔۔ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

مرجان۔ نہ ہوتا اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی ۔۔۔ نہ ہوتی محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی

شمس گانا۔ اور۔ دور ہٹ ہٹ پرے ہٹ دور دور بندر والی چال نکالی
بھتنی والی نرالی بھونڈا نخرہ بھدا چہرہ دور دور چیاند دے چھاندوے

گانا۔ چلیو دھیرے ذرا چلیو دھیرے ذرا ۔ اور فلفل سنا ہاں سنبھل کر تو ادہر ہم کدہر ٹھیر او بیحیا۔ اور بدچلن مبتلا سے سخن نہیں سنتا بھلا۔ بدکار تو دیگا بھی ہم کو جواب۔

فلفل۔ مثل ہے۔ کشتی میں کون بیٹھے۔ راستے کا ٹھاؤں نہ ٹھکانا جدہر دیکھو ویرانہ صحرا کوہسار پر خاروں کی بہار تلوؤں کے ہوگئے پار۔ چلنا پھرنا دشوار۔ پھر یہ بھی ہے خوف بیشمار کراولوں کی مار کھیری کا کھر پل چورم چار نہ ہو جائیں کہیں بینے کے دینے نہ پڑجائیں اگر چلنا ہو تو جاری چلئے اگر تھک گئے تو دم لیجئے۔ مقام کیجئے یہ کیا ہے۔ ریکیا ہے چلئے دھیرے ذرا چلئے دھیرے ذرا۔ کیا فلفل کو کوئی مسخرہ مقررہ کیا ہے واہ واہ جی

وزیر۔ مناسب ہے کہ تھوڑی دیر آرام پائیں لیٹ جائیں پھر سستی رفع ہو چلے سکتے ہیں۔ آگے کو نکل سکتے ہیں۔ اب ایک ایک پاؤں سو سو من کا ہے۔ بڑا ہی دشوار گذار راستہ اس بن کا ہے

فلفل۔ مثل ہے بیکار مباش کچھ کیا کر۔ جب نیند نہ ہو تو سو لیا کر۔ اجی وزیر صاحب اس طرح سونے سے تو تکان دور نہیں ہوتی۔ جبتک کہ اوں اوں اوں اوں رونا۔

وزیر۔ اب خاموش ہو فضول اور بدتہذیب گفتگو نہ کر ان باتوں کو جانے دے شہزادوں کو آرام پانے دے۔

فلفل۔ جناب میں خاموش رہوں میری عادت نہیں کہ زیادہ بے موقع اور بے تہذیب گفتگو کروں۔

گاناگانچ۔ گھر کو نج بیٹھے ہیں ہم خانہ خراب اتنا تو ہو۔ مثل ماہی کرتیاں ہل اضطراب اتنا تو ہو
ایک جا اپنا نہیں رہتا ہے دم بھر بھی مقام۔ خانہ بردوش اتنا ہو پا در رکاب اتنا تو ہو
لخت دل کھایا پیا خوں جگر ہم نے مدام۔ حشر میں ناآب دانہ کا حساب اتنا تو ہو

فلفل۔ اجی وزیر صاحب آپ کچھ نہیں فرماتے ہو یہ گلشن صاحبہ کیا فرماتی ہیں اتنا تو ہو بھلا اس جنگل بیابان میں ان کے لئے اتنا اتنا کہاں سے آئیگا۔ مثل ہے کھونٹی کے بل بچھڑا اودڑتا ہے۔

وزیر۔ کیوں چپ نہیں رہتا ہے۔ شہزادی صاحب آرام فرماویں گلشن صاحبہ آپ بھی سو جائیں۔ اے فلفل تو بھی لیٹ جا مگر ذرا ہوشیاری سے سویو۔ رات کا وقت ہے

جان نثار آپکے ہم تو ہیں ہر حالت میں — بے بر یقین جان جہان ہم سونگا ہیں کیونکر
خضر ملجائیں تو پوچھو راستہ اُن سے پوچھوں — منزل عشق کی طے ہوتی ہیں نہیں دیکھ کر
جسکے نزدیک ہوا کھیل سا قتل عشاق — اُس جفاجو سے راہ ورسم نبا ہیں کیونکر

شہزادہ شمس گم ہوگئے اب یقین ہے کہ میرے شوہر ذی وقار یعنی وزیر جان نثار شہزادہ کی تلاش میں جائینگے۔ اور میری تنہائی کا خیال دل میں نہ لائینگے (داخل ہونا فلفل کا)

فلفل ۔ جناب جان جہاں صاحب اب سفر کی تیاری کیجئے۔ اور گٹھری پوٹلی سنبھال لیجئے کیونکہ سفر و سقر کی صورت ایک ہے۔

جان جہان ۔ کیوں اس کی وجہ کیا ہے۔

فلفل ۔ آپ نے سُنا نہیں کہ سنیچر ساتویں سال چکر میں آتا ہے۔

جان جہان ۔ اور میں۔

فلفل ۔ آپ کو میری دونوں بیبیوں کی حفاظت کے لیئے رکھ چھوڑا ہے۔ کیونکہ میں بھی انہیں کے ساتھ جاتا ہوں۔

جان جہان ۔ تو میرا دسواس صحیح ہوا۔

فلفل ۔ وسواس صحیح ہو یا غیر صحیح مگر اتنی مہربانی کیجئے کہ میری گوری بیگم کو صبح کو ناشتہ کرنیکی عادت ہے۔ چاہ پیاہ پیالے کے ساتھ تازے بیبکے کے پراٹھے کھلا دیا کیجیے آپ کو اس کے گلے کی قسم ہے ؎

نہ بجالاؤگے اگر آپ وصیت میری۔ رب پر اٹھوں میں گھس جائیگی نیت میری

گانا جان جہان ۔ دکھیا سرس بھی دلکے ہوئے ہیں پڑنے ہزار شرر بار ہر داغ جگر سے گو ملہار داس جیو سنگری ہوتی ہے قسمت بیری۔ پڑی ہے آفت گھری دل پر وحشت فرقت ہوئی ہے بے تار بے سے سار مثل جنبار۔ دکھیا سرس بھی بھی۔

باب پہلا — پردہ چھٹا

جنگل

(داخل ہونا مگر خ خستہ آدمی لقا وزیر فلفل کا)

اور ان دو لوں نامرادوں کو یہیں پڑا رہنے دو۔

دیوان سلے خداوند نعمت یہ عورت عالم جنات سے ہے آدمزاد نہیں اس کا کچھ اعتماد نہیں اگر یہ چونک پڑیگی تو بالا بتائیگی۔ اس کے پر ہیں اوپر اُڑ جائیگی اگر حکم ہو تو دوائی بیہوشی سونگھا دوں اور مکان میں لیجا کر شیشہ میں اتار دوں پہلے اس سے حضرت سلیمان کی قسم لیجئے پھر شیشہ کا منہ کھول دیجئے۔ بعدہٗ با تدبیر وصل کیجئے۔

جانباز۔ مناسب ہے مگر بہت جلد۔

(شکاریوں کا پری کو اُٹھا کر لیجانا)

فلفل۔ (اُٹھکر) مثل ہے۔ مر گئے مردود جنکی نہ فاتح نہ درود۔

(فلفل کا مسخرہ پن سے منہ کو بند کرکے آوازیں دینا۔ سب کو بیدار کرنا اور آپ پھر سو جانا۔ وزیر و شہزادی لقا کا بیدار ہونا۔ گلرخ کو نہ پاکر)

گانا لقا۔ فلفل دیکھو جلدی دیکھو کہاں گئی یہاں سے گلرخ جان۔

فلفل۔ میں کیا جانوں لے بی بی بسایا ہوگا قبرستان۔

لقا۔ پوچھ اُٹھ تو وزیر سے چھوڑ یہ دل لگی شیطان۔

فلفل۔ اجی وزیر صاحب اُٹھو غائب ہوگئی گلرخ جان۔

وزیر۔ کیا ہے جی۔

لقا۔ چُپ چُپ۔

فلفل۔ کچھ نہیں جی۔

لقا۔ چُپ چُپ۔

وزیر۔ مجھ سے بھی تو بولو۔ جلدی کیوں کہتے ہو چپ چپ او فلفل دیکھو۔

لقا۔ دفعتہً میری جو آنکھ کھلی تو گلرخ کو نہ پایا۔ یہ کیا خدا لئے ہم پر غضب ڈھایا ہم اوس رفیق سے چھٹ گئے اس جنگل میں لٹ گئے۔

وزیر۔ افسوس ہائے افسوس۔

فلفل۔ وائے افسوس صد ہزار افسوس۔

اس واسطے غافل نہ رہنا چاہئے۔

قلقل۔ حضرت وزیر بے تدبیر صغیر و کبیر نے اپنے گوش تدبیر کی کیا فرماتے ہیں کہ ہوشیار رہو۔ بھلا آپ ہی فرمائیے کہ سوئے بعد ہوشیاری کہاں رہیگی مشکل ہے تپا کھڑکا اور زیادہ بھڑکا۔

(راجہ جانباز کا ہمراہ شکاریوں کے شکار کھیلنے داخل ہونا)

گانا راجہ جانباز۔ شیر دل شیر دل۔ ہو ہو شیار۔

شکاری۔ ہاں سرکار ہم ہیں ہوشیار ہاں سرکار ہم ہیں ہوشیار۔

جانباز۔ ہے ہرن رہو ہوشیار۔

شکاری۔ ماریں بڑھ کے ابھی تلوار۔

جانباز۔ کھینچیں جلدی سے شمشیر کر دیں آہو کو نخچیر چھوڑیں چٹکی سے اب تیر اس کے دلکو دا بیں کھائے گر کر جب چکر پھیریں گردن پہ خنجر ہے ہرن ہے ہرن ہے رہو ہوشیار

شکاری۔ ماریں بڑھ کر ابھی تلوار۔

جانباز۔ آخر یہ کون پری رشک قمر زہرہ مشتری بستر خوابیدہ کی طرح بستر خاک پر آرام کر رہی ہے۔ کہ جس کو دیکھ کر طبیعت ہاتھوں سے نکل جا رہی ہے ملئے یہ بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا۔ میں ہزار جان سے اس کا والہ و شیدا ہوں میں قوم کا راجہ اور ملک ہند کا بادشاہ و عالیجاہ سکندر مرتبت دارا پناہ جمشید جاہ فریدوں کلاہ رستم دل اسفندیار قوت بازو میں ہم وزن بہمن ہوں مگر عاشق مزاج ہوں اور کوچۂ احسن کا محتاج ہوں راجہ جانباز میرا نام ہے۔ انتظام سلطنت کے بعد سیر و شکار عیش و عشرت میرا کام ہے۔ سیر شکار آیا۔ خود شکار ہوا۔ کل کاروبار سے بیکار ہوا۔ تازہ آفت میں گرفتار ہوا۔ ہاں اے دیوان اس متاع دل و جان کو آہستہ زمین سے اٹھا کے لے چلو اور خواجہ سرائے کے سپرد کر کے حکم دو کہ آج شب کو لباس فاخرہ پہنا کر ہماری خوابگاہ میں حاضر کرے تاکہ اپنا مطلب بر آئے ؎

جھٹک کر مرے ساتھ سر کے یہ ہو سو ہو — اب ہم تو سر پہ بار محبت اٹھا چکے

گانا فلفل۔ یار و اب سنئے ذرا حال میرا غم سے بھرا کئی برس آرام سے شاہ کے گزرے ساتھ۔ اب سفر میں کٹ رہا ہے۔ مجھکو دن رات۔ یار و اب سنئے۔

روز و شب ہے مجھ کو میری بیبیوں کا دھیان۔
ایک تو کالی کالی بیگم دوسری گوری جان۔ یار و اب سنئے۔
زر و گھر سب چھوٹا میرا چھوٹا سارا کام۔
دم کے پیچھے ساتھ ہے باقی فلفل میاں نام یار و اب سنئے۔
مثل ہے آٹے کا چراغ گھر میں رکھوں چاہے جلے چاہے نہ چلے کسی پر کیا احسان۔ (داخل ہونا سونٹھ کا)

سونٹھ۔ (الگ ہوکر) اس شخص کی کچھ آن بان ہے دیکھوں کہ کوئی پہلوان ہے ذرا اس کو آزما تو لوں کیوں میاں پہلوان کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے۔

فلفل۔ کیا ہے میاں بد انجام شکستہ دندان اُلو کی دم فاختہ۔

سونٹھ۔ (الگ ہوکر) ہیرکو سرا سیر لگتا ہے پہلے اس کو قافیہ میں اڑاؤ (فلفل سے) اگر آپ کو دندان میں قافیہ درکار ہیں۔ وہ ہی بندہ سلنے کو طیار ہے لو سنئے مہربان کی عقل کی گدی میں ہوتی ہے۔ کچھ اور قافیہ گنواؤں تکبندی آپ کو سناؤں۔

فلفل۔ (الگ ہوکر) مثل ہے ہر فرعونے را موسےٰ دارد۔ تو مجھ سے بھی زیادہ قافیہ گو معلوم ہوتے ہیں۔ اب خاموش رہنا بھلا ہے۔

سونٹھ۔ (فلفل سے) جیسا دوگے ویسا لوگے جو آپ نے کہا اوس کا جواب لیا۔

فلفل۔ (الگ ہوکر) مگر ذرا اس کو شلوں میں پیچئے۔ اور دق کیجئے۔

سونٹھ۔ اچھا میاں اب تم مجھ سے مثلوں میں لیتے ہو میں بھی وہ فقرے سناؤں قافیے گنواؤں کہ یاد کرو۔

فلفل۔ اچھا تو پھر آجایئے۔

سونٹھ۔ ساٹھ پاؤں سکھ سلائی سپیٹ ڈا کنھٹا لا۔

فلفل۔ چماسے کے سر پر عرس کی بیگار۔

وزیر۔ ایک آفت سے تو مر کے ہو انفا جینا۔ بلا گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی گلے پڑی۔ مہالکی جدائی کا ہمارے دلوں پر صدمۂ عظیم ہے۔ مگر مجبوری ہے۔ یہ بھی مشیت خداوند کریم ہے۔ گو صبر کا یارا نہیں مگر بغیر صبر کے چارہ بھی نہیں۔ اب آگے دریا حائل ہے۔ عبور مشکل ہے۔ چلیئے اگر کوئی کشتی یا جہاز ملجائیگا۔ تو وہ خدائے دو جہاں جو اس ہماری تباہ شدہ کشتی کا ناخدا ہے۔ پار لگائیگا ؎

دریں دریائے بی پایاں دریں طوفان موج افزا۔ سر افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

آیا کچھ علامات جہاز کے معلوم ہوتے ہیں وہ ایک بادکش کا مستول دکھائی دیتا ہے چلیئے چلیئے اب دیر نہ کیجیئے۔

فلفل۔ آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ اجی ہم سے تو یہ دریائی سفر نہیں ہو سکتا بچا سعدی کا قول ہے ؎

بدریا در منافع بے شمار ست | اگر خواہی سلامت بر کنار ست

اگر آپکا دریائی سفر کا ارادہ ہے تو ہمارا سلام لیجیئے۔ بندہ مرخص ہوتا ہے۔

وزیر۔ اب تمہاری ملاقات کہاں ہوگی۔

فلفل۔ حشر میں ملینگے۔

وزیر۔ کیا ناہنجار زمانہ ہے جسے اپنا سمجھو وہی بیگانہ ہے۔ اس مصیبت اور تنہائی میں ہماری رفاقت چھوڑتا ہے۔ نمک حلالی سے منہ موڑتا ہے۔

فلفل۔ کیا نمک کسی کے باپ کا ہے نمک تو پہاڑ سے آتا ہے (جانا فلفل کا) گاتا تھا۔

عیش و عشرت کا کلام آتا نہیں | اب تو بھولے سے بھی نام آتا نہیں
منزل مقصود کب تک طے نہو | کب تلک دیکھیں مقام آتا نہیں
چرخ ہے درپے ہمارا ان | راہ پر یہ بد لگام آتا نہیں

باب پہلا پردہ ساتواں

جنگل

(داخل ہونا فلفل کا)

کو درست کر لیجئے اور اُن کا صدقہ دیجئے۔

فلفل۔ شکل چڑیلوں کی دماغ پریوں کا۔

سونٹھ۔ کیا نشتر غمزے دکھاتے ہو لو سنو ہم تم کو ایک بات سناتے ہیں یہاں کے مہاراج بہادر ایک پری کو جنگل سے لائے ہیں۔ اور اُسے شیشے میں بند کر رکھا ہے۔ وہاں بہت دھوم دھام ہے۔ گانے والوں کا اژدحام ہے۔ اقسام اقسام کے کھانے پک رہے ہیں۔ عام دعوتیں ہو رہی ہیں۔

فلفل۔ غرض باولی ہوتی ہے۔ (الگ ہوکر) اب کسی حیلہ سے وہاں جاؤں اور گلرخ کو چھوڑا لاؤں۔

سونٹھ۔ کیا کہوں صاحب عورتوں کا ظاہر کچھ باطن کچھ ہوتا ہے۔ میرے پاس چند چھوکریاں تھیں۔ کچھ ناچتی گاتی تھیں۔ اور کچھ یونہی کما لیتی تھیں۔ اور میں عزت و توقیر سے گھر بیٹھے اللہ اللہ کرکے گوشت روٹی کھاتا تھا کچھ بعد دیگرے سب چلی گئیں۔ مثل ہے لبے رسی کے گائے بھی نہیں باندھی جاتی۔ اب خود طبلہ بجا لیتا ہوں اور کچھ کما لیتا ہوں۔

فلفل۔ ہاں ہاں صاحب خدمت سے عظمت (الگ ہوکر) یہ ہیں تو آخر میں کنجر نکلے۔

سونٹھ۔ کرب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔ کیا آپ کو ناچنا گانا آتا ہے۔

فلفل۔ ہاں کیوں نہیں کچھ تھوڑا بہت کر ہی لیتا ہوں لیجئے سنئے۔

گانا۔ چلکو چپا ری دما جینتا دو شرما سنگل ندسپر اوڑھنی۔
بادل کی ساڑی پہنی تاروں کی چولی پہنی۔ سنگل ندسپر اوڑھنی۔

سونٹھ۔ یہ آپ نے درست فرمایا۔ مگر یہ تو کہئے کہ ملہار کس وقت گایا جاتا ہے۔

فلفل۔ موسم برسات میں خصوصاً صحن باغ میں۔

سونٹھ۔ کیا غزلیں گانے کے لئے بھی کوئی وقت مقرر ہے۔

فلفل۔ اجی ہاں جیسا کہ ناٹک کے راگوں کے لئے کوئی وقت معیں نہیں ہے ویسا ان کے لئے بھی۔

سونٹھ۔ (الگ ہوکر) دو دہاری گانے کی دو لاتیں صحیح یہ تو مجھے خوب معلوم ہو

سونٹھ۔ چور کے گھر مور۔
فلفل۔ چھچھوندر لگائے چنبیلی کا تیل۔
سونٹھ۔ حال ہیں کمال وہی ہیں موسلی۔
فلفل۔ دھوبی کا چھیلا ایک اوجلا ایک میلا۔
سونٹھ۔ ہیجڑے کی کمائی مونڈا ئی میں گنوائی۔
فلفل۔ ملا کی دوڑ مسجد تک۔
سونٹھ۔ کرکٹ کی دوڑ باڑ تک۔
فلفل۔ ہتھیلی پر سرسوں جمائی نہیں جاتی۔
سونٹھ۔ ہزار ہاتھی لٹیگا تب سوا لاکھ ٹکیگا۔
فلفل۔ ہاتھ پاؤں کی کاہلی منہ میں موچھیں جائیں۔
سونٹھ۔ نکٹے کی ناک کٹی سوا بالشت اور بڑھی۔
فلفل۔ وہی نائی جوب کو مونڈ ہے۔
سونٹھ۔ وہ دن گئے جو خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے۔
فلفل۔ نئی فقیرن بیڑ دن پہ الادتار۔
سونٹھ۔ نئی جوانی مانجھا ڈھیلا۔
فلفل۔ منہ لگائی ڈومنی گاوے تال بتال۔
سونٹھ۔ مفت کی شراب قاضی کو بھی ہے حلال۔
فلفل۔ ساون اندھے کو ہرا ہری سوجھتا ہے۔
سونٹھ۔ اجڑی مسجد گا اڑا امام۔
فلفل۔ یہاں تو [illegible] کو سوا سیر لگتا ہے۔ اب خاموش ہی رہنا بھلا ہے۔ جناب عالی فرمایئے کہ آپکا کیا نام ہے۔ اب جانے دیجئے ناحق منزل کھوٹی کیجئے۔
سونٹھ۔ من بھائے منڈ یا ہلائے۔ فرمایئے آپ کا کیا نام ہے۔
فلفل۔ عقل کے ناخن لیجئے۔ میرا نام نامی اسم گرامی مسٹر فلفل ہے۔
سونٹھ۔ کل کے جوگی ہاتھ پہ جٹا۔ جی حضرت میرا اسم مبارک سونٹھ ہے آپ اپنے حواس

باب دوسرا — پردہ پہلا

دربار راجہ جانباز

(سب درباریوں کا کھڑے دکھائی دینا۔ پری کا شیشے میں نکھائی دینا)

گانا۔ بازی جیتا کھیل یہ کھیلا کیسا پالنڈ ڈالا۔ گلشن میری تقدیروں کا پھولا پھلا کیا متوالا
صورت پر لاثانی اس پریتن من میں نے وارا پایا پیکو کھڑے بیٹھے جو تخت ہوے بالا
میری جان میں قربان تجھکو لایا چالاکی سے۔ چیرا ہوں تیرا بن پایا یہ مجھ سے بیباکی سے
سنو جی نوجی شیشے سے چھٹ جاتی ہو پریونکے افسر کی گر تم قسم کھاتی ہو

گانا گلرخ

مقید کر دیا مجھکو عبث بیکار شیشے میں۔ بلا سے جان بھی لیلے نہ دے آزار شیشے میں
نکالیگا نہ باں سو وصل کا گر نام اے ظالم۔ سلیماں کی قسم مرجاؤنگی سر مار شیشے میں
صنم ہے شیشۂ دل میں میرا اور میں ہوں شیشے میں۔ ادھر دلدار شیشے میں ادھر غمخوار شیشے میں

گانا دونوں کا ملکر

جانباز۔ جو چاہوں میں کروں تجھے تو میرے بس میں ہے۔
گلرخ۔ یہ چھوڑ دے خیال تو بے حیا ہوس میں ہے۔
جانباز۔ ممکن نہیں رہائی تیری تو قفس میں ہے۔
گلرخ۔ میری رہائی قبضۂ فریادرس میں ہے۔
جانباز۔ جو حسن مجھ میں ہے وہ کسی بوالہوس میں ہے۔
گلرخ۔ کیا حسن پاک آپ کی شکل نگس میں ہے۔
جانباز۔ تو وصل کر قبول عبث پیش و پس میں ہے۔
گلرخ۔ میں کیا کہوں تو نشۂ بھنگ و چرس میں ہے۔

جانباز۔ اے جان من اگر اصل سے مسرور کرو اور حضرت سلیمان کی قسم کھاکر پاس بنا منظور کر دو تو کچھ مشکل نہیں رہائی اپنے ہاتھ ہے شیشے کا منہ توڑ ڈالنا کیا بڑی بات ہے۔ اور جو وصل سے انکار ہے تو خیر تم کو اختیار رہنے دو

کہ حضرت کو گانا وانا تو کچھ نہیں آتا صرف زبانی جمع خرچ ہے۔
قلقل۔ مثل ہے ہاتھ پاؤں ڈھیلے جی مانگتے پیسے۔

باب پہلا پردہ اٹھول

دریا

(دریا میں کشتی کا اظہار ہونا۔ جس میں ماہ لقا وزیر کا بیٹھے دکھائی دینا)

گانا

سب کا رپار جلد لگا ملاح پار جلد لگا ۔ دیکھکر ان موجوں کو بیتو ارسے بیڑا
سالم ہے کشتی ملاح پار جلد لگا ۔ کشتی کو بچا اللہ اس کشتی کو بچا
چلتی ہے اب اندھی اور موجوں نے گھیرا ۔ ڈوبے گی کشتی ملاح پار جلد لگا
طوفان نے گھیرا دیکھو طوفان ڈگیرا ۔ کشتی کہیں بھنور میں جلدے نہ چکر
ٹوٹے گی کشتی ملاح پار جلد لگا ۔ پار جلد لگا ملاح پار جلد لگا

(بادشاہ جانعالم کا کشتی میں سوار ہوکر دریا کی سیر کرتے ہوئے داخل ہونا۔ کشتی کو ڈوبتا دیکھکر حیران ہونا)

جانعالم۔ اے ناخدا! خدا سطح آب پر کوئی عورت تختے پہ بہی آرہی ہے شاید کوئی جہاز ڈوبا ہے۔ اور اس غریق آفت سے ہمراہیوں کا ساتھ چھوٹا ہے جاؤ جاؤ جلد نکال لاؤ۔ اگر اس کو زندہ نکال لاؤ گے تو تم کو نہال کردونگا۔ زر و جواہر سے دامن مراد بھر دونگا۔ جاؤ جاؤ اب دیر نہ لگاؤ۔

ملاح۔ حضور ابھی جاتے ہیں اور اُسے ہاتھوں ہاتھ نکال لاتے ہیں۔

ڈراپ سین

فلفل۔ خدا میرے خداوند کو سلامت رکھے بہت دوسرے راجہ کا نام سنکر آئی اگر اجازت پاؤں تو گاؤں کچھ کمال دکھاؤں۔

سونٹھ۔ دانا دے بھنڈاری کا پیٹ دیکھے۔ اللہ سرکار کی عمردراز کرے ایک کڑا تیس ہوں اور بال بچے پچیس ہوں۔ ذرا دل لگاکر اس لگائی کا گانا سنیئے مونا ناچ دیکھیے مثل ہے۔ اندھے گئے آگے رو دئے اور اپنے دیدے کھوئے۔

راجہ۔ ہاں ہاں مناسب ہے ناچو اور گاؤ اگر عمدہ پر دل بہلاؤ گے تو خاطر خواہ انعام پاؤ گے۔ ناچو۔

گانا فلفل و سونٹھ

ناچت فلفل باجت گھنگرو۔ چھم چھنانا نا نارے نارے۔
مسٹر سونٹھ اب مردنگ باجے مجیرے کہں لھائے رہے تاں تنانم ترنا دیم۔
تنوم تنوم تنانا درنا رے۔ ناچت فلفل۔

فلفل۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ حضور اگر محفل میں شراب کا دور بھی چلے تو مناسب بات ہو تو بھی محفل کا رنگ بدل جائے۔

راجہ۔ ہاں ہاں لاؤ شراب لاؤ پیالہ پہ پیالہ ایک دور کیا بلکہ پے درپے دس دس دو بھردو۔ محفل کو مست کردو۔

فلفل۔ سرکار اگر ساقی گری کا حکم بندی کو ہو تو ابھی سب کو مست کردوں الگ ہو کر کہنا) دوا کی بیہوشی اور حضور کے بیچ شراب ملاتا ہوں اور سب کو پلاتا ہوں مال و اسباب سمیٹ لاتا ہوں۔ اور پری کو چھوڑاتا ہوں۔ اور شراب میں بیہوشی ملاتا ہوں

گانا۔ پیو پیو جی راجہ شمپین رم شمپین رم پیو رنگین رم۔

توپا بھی ہے اور وسکی وا ولٹ نام ۔۔۔ برانڈی ہیں سوڈا ابھی ڈالا آدم کم
ڈالا پودینہ شمپین کے کب ہیں ۔۔۔ کو نلے کے چھلکے ملائے نہ رم
بیوڑا بیو اور جینی درا سی ۔۔۔ کافی کفی پیو میسہ ہی مستم
تھوڑا ہی دیر میں فلفل بہادر ۔۔۔ راجہ کو بھیجیں گے سوئے عدم

فلفل۔ شراب پینے کا ملاحظہ فرما چکے ان لوگوں کی حالت ہے۔ اب دیکھنا چاہئے۔

سرو قد سینکڑوں میں غنچہ دہن لاکھوں ہیں   گلفن دہر میں بلبل کو چمن لاکھوں ہیں۔
میں تیرا عاشق زار ہوں اور وصل کے لئے بیقرار ہوں۔
گلرخ۔ کیسے عاشق بنے ہو کیسی چاہ   تم کہاں میں کہاں معاذ اللہ
دل میں تو ہیں بڑے بڑے ارماں   تو مرد ہم پہ یہ خدا کی شان
لعنت ہے تیری شکل پہ ہر شام و پگاہ   لاحول ولا قوۃ الا باللہ
وصل کا نام منہ سے لوگے اگر   دیکھ مرجاؤنگی ہیں پھوڑ کے سر
ایک مرہاٹ کے بیٹھو منہ بنواؤ   کیے چونی بھی گھر شکر سے کھاؤ
جانباز۔ ہاں صاحب ابھی آپکا غصہ اترا نہیں آپ کی تفریح کے لئے محفل عیش و عشرت ترتیب دیجاتی ہے۔ ہر طرح سے آپ کی دلجوئی کی جاتی ہے۔ کوئی حاضر ہے (نوکر کا داخل ہونا) ہماری خاص گانے والیوں کو بلالاؤ اور تاکید کردو کہ اچھی طرح سے ناچو اور گاؤ علاوہ اس کے جلد شراب حاضر کرو اور جام پہ جام دہرو
(آنا سہیلیوں کا گاتے ہوئے اندر سے)

گانا سہیلیاں

باد بہاری سکھی سنگ کرے رنگ ہے اومنگ ہو کے دنگ۔ باد بہاری
جھوم جھوم گھنگروا باجے سکھیاں ا نا ناٹیا۔ چلو ساری سکھی گل سنگ
ناچیں ناچیں سبھی ناچیں کریں رنگ مل سنگ چھیانا ناچھوم۔
چھینا نا ناچھوم چھوم چھوم چلے ہاں۔ چھینا نا گھنگر وا باجے چھوم۔
ناچیں سب گھوم سہیلیاں گاویں آج تا نوم ندارے دیم۔
دیکھینگے۔ راجہ یہ ناچ نادہن دھنا دیم دیم تک تر کٹ دہا۔
اب ناچ سے لچکے کمر یار پیاری سکھی۔
(فلفل کا باہر سے آواز دینا)
فلفل۔ اندر بگڑی چوٹ راجہ ٹیکے سیر کھاجی ٹلکے سیر کھا جا (چوبدار کا داخل ہونا)
چوبدار۔ حضور کی کائین در دولت پہ ہے اور آنے کے لئے اجازت کی خواہاں ہے
راجہ۔ اچھا جاؤ بلالاؤ (چوبدار کا جانا) داخل ہونا فلفل کا زنانے لباس میں سونٹھ کا طبلہ بجانا)

[illegible] کو [illegible] ادرک [illegible]

ادرک - [illegible] جی بندہ گی۔

فلفل - میری جانب سے [illegible] آداب عرض ہے۔ [illegible] آپ کہاں سے تشریف

فرما تشریف لائے ہیں۔

ادرک - کیا آپ مجھ کو [illegible] ہو [illegible] وہی [illegible]

فلفل - [illegible] بہت [illegible] کے [illegible] ارشاد آپ کا [illegible] میری ملاقات کا

[illegible] جاتی۔

ادرک - میں [illegible] اپنے [illegible] گئے ہم [illegible] رہتے ہے۔

فلفل - [illegible] بات کہئے مجھ کو [illegible] کے لئے یہ بلا میں لیجئے

ادرک - میں تو تم پر مرتی ہوں اور تم [illegible] جاتے ہو۔

فلفل - [illegible] ہے وصل سے فراق میں زیادہ مزا ہوتا ہے۔

ادرک - تم [illegible] بھی کرو۔ میں [illegible] تی ہوں۔

فلفل - جواب جاہلاں باشد خموشی۔ آخر [illegible] ارادہ ہے۔ خود [illegible] کرتی

ہے۔ [illegible] ارادہ ہے۔

گانا ادرک خانم و فلفل کا

ادرک - [illegible]	**فلفل** - [illegible]
" میرے [illegible] شوہر	" واہ جی۔
" چلئے جلدی میرے گھر	" [illegible] جی [illegible]
" تو ہے شوہر میرا	" کون ہے شوہر تیرا
" کیوں ہوا انجان دلبر	" [illegible]
" خیر اگر آپ کو [illegible] ہے تو وصل ظاہری کیجئے۔	

فلفل - [illegible] آپ نے [illegible]

ادرک - [illegible] میری آنکھوں کے [illegible] تجھے دیکھا میرے

دل کی کلی کھل [illegible] ہے دل باغ باغ [illegible] ہے۔

کہ چوری کا کیا انجام ہوتا ہے۔ (فلفل کا مال زیور اُٹھا کر جاتے ہوئے شیشہ کو توڑ جانا پڑا کہ اُڑ جانا)

باب دوسرا پردہ دوسرا

راستہ

(داخل ہونا ادرک خانم کا)

گانا۔ تو ایسے ٹھگ کا رستہ بچھایا نام ادرک خانم میرا۔ تیکھی تیز ہوں باقی طرحدار
کوئی گر پاتی۔ لُٹتے وہاں ہیں جسے لاتی ہوں تماچہ کی کھوٹ۔ اُٹھتے نالے ٹھول
فریب ہیں اس سا دل اس کا لٹا ان ... ایسے موت سے سمجھو گھیرا
نام ادرک خانم میرا۔

میں البیلی چنچل چپیلی نہایت چلبلی اٹھاتی ہوں ... مزا ہوں کہ جھپٹے ہیں لا کر ... دکھلاتی ہوں ... جب کوئی مسافر نظر آتا ہے تو پیرا اپنے حسن کی بہار جوبن کا اُبھار چڑھتا اونا کے راستہ دکھاتی ہوں۔ اور میں مسٹر سونٹھ کی بی بی ہوں جو کماتی ہوں کچھ خفیہ جیب لاتی ہوں۔ باقی زمین دفناتی ہوں۔ ظاہر میں پلی پھیلی ہوں پر آسمان میں تیکھی چڑھی ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ آج صبح ہی صبح ناشتہ بلا وہ مسافر آتا ہے مسل دباتی ہوں۔ اتو میں لاتی ہوں مال و اسباب اُڑاتی ہوں۔

(داخل ہونا فلفل کا سر پہ گٹھر لیے ہوئے اور ادرک خانم کا چھپ جانا)

فلفل گانا۔ رے کپڑوں کا سر پہ بھار فلفل ہے بنا بنجارہ۔ بن عورت ناچا گایا اور پری کو میں نے چھوڑا۔ لے پھیر مال پہ تھو مارا فلفل ہے بنا بنجارہ۔
سولہ ضلع دیکھا ناڈیرہ اورنگ آباد۔ پہ نہیا اور بیٹر رجلیگار انچور لنگ سنگل رنل کنہ ٹہ دیکھا۔ محبوب نگر بھی رشہر ورنگل۔ اندمال بل کنگال۔
اطراف بلدہ پھر کر آیا سارا فلفل ہے بنا بنجارہ
ایک آدمی کا بوجھ سے تھک گیا ہے۔ ذرا دم لے لوں۔

ادرک۔ بہت خوب ایسا ہوگا۔ چلئے چلئے دیر ہوتی ہے۔
فلفل۔ ہاں چلو چلو تم آگے اور ہیں تمہارے پیچھے۔ جانا دونوں کا)

باب دوسرا پردہ تیسرا

اجلاس

(سپاہیوں و حاکم کا بیٹھے دکھائی دینا)

گانا۔ حاکم حاکم تو اعلےٰ تیرا فرمان ہے بالا۔ تو ہے۔ تو ہے صاحب منتوالا۔
سب پر ہے احسان تیرا تیرا فرمان ہے جاری۔ دنیا تابع ہے ساری
تیری باتیں ہیں پیاری تیرا فرمان تیرا۔ جور اور سا ہو تو جانے ہر ایک
تو بچانے سچا جھوٹا بیشک تو جانے۔ تجھکو ہم سب ہیں مانے۔ فیصل لکھے
تو جس کا اچھا اسفر ہوتا ہے اوس کا۔ کب ہوشاکی وہ کسی کا ایسا فرمان
تیرا۔ عادل ہے تو تو بیشک تیرا وصف ہے۔ ہر ایک دنیا قائم ہے۔
جبتک۔ تو بھی قائم ہو تب تک۔ در پر تیرے جو آیا اپنا مقصد بھر پایا
سب پر تیرا ہے سایا۔ ایسا دامان تیرا۔

(سپاہیوں کا جانا فلفل کا داخل ہونا)

فلفل۔ برآوردن کار امیدوار بہ از قید بندی شکستن ہزار
حاکم۔ کیا کہا۔
فلفل۔ حضور یہ میری بی بی ہے۔
حاکم۔ اچھا پھر آگئے۔
فلفل۔ یہی کہتا کہ میں نے اس کو طلاق دیا یعنی کہ عاق کیا۔
حاکم۔ کس لئے تالاک دیا۔
فلفل۔ رموز مملکت خویش خسرواں دانند۔
حاکم۔ اے نیک بخت بی بی کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرا خاوند تجھکو تالاک
دے اگر تو ناراض ہے تو بتین امر کا بند وبست کیا جاتا ہے۔ نان ونفقہ۔

فلفل۔ مثل ہے کیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ ہم تو وصل کے لئے تیار ہیں۔ مگر تمہاری
صورت دیکھکر میری چھاتی دھڑکتی ہے۔ اور پسلی پھڑکتی ہے

گانا دونوں کا

فلفل۔ دیوانہ ہوا میں دیوانہ۔
ادرک خانم۔ اوئی۔ اوئی۔
فلفل۔ تم پر اے۔ دل سے فدا ہوں بانکی ادا پر۔ اللہ رے جوبن کا ٹھاٹھا۔
ادرک خانم۔ کیا سچ ہے۔ الفت تمہاری بھولی لگی کیونکر لگی ہے بوسوں کی چاٹ
فلفل۔ جی ہاں ہاں۔
ادرک۔ اس میں شک نہیں کہ آپ میرے ہو اور میں آپکی ہوں مگر ایک کام کیجئے
کہ جس میں آپ کا فائدہ ہو اور مجھے بلا سے نجات ملے۔
فلفل۔ فرمایئے وہ کیا کام ہے۔
ادرک۔ آپ حاکم سے چلکر اتنا کہہ دیجئے کہ یہ میری عورت ہے۔ اور میں نے اسکو
طلاق دیا۔ اتنی تکلیف فرمانے کے عوض میں میں آپ کو یہ بتیس روپے کا نوٹ
دیتی ہوں قبول فرمایئے۔ دیکھنا دو ٹکڑے ہیں۔
فلفل۔ (الگ ہوکر) جینیے کہ بے سوال رسد دادۂ خداست (ادرک خانم سے)
پہلے نوٹ تو دیدیجئے اور یہ فرمایئے کہ اس میں کوئی دھوکا وہی اور مصلحت
تو نہیں ہے۔
ادرک۔ (نوٹ دیکر) لیجئے۔ دھوکہ وہی اور مصلحت تو کچھ بھی نہیں ہے ایک
شخص اجنبی مجھکو اپنی بی بی قرار دیتا ہے۔ جس سے کہ میں سخت ناراض ہوں
جب میں تمہاری بی بی قرار پاجاؤں اور طلاق نامہ حاصل ہوجائے۔ تو مجھ کو عام
طور سے آزادی حاصل ہوجائے گی تو پھر میں آپ کی خدمت اچھی طرح
سے کرسکتی ہوں۔
فلفل۔ پھونک پھونک کے قدم رکھنے کا زمانہ ہے۔ خیر چلئے میں حاکم کے سامنے
پکار پکار کر للکار للکار کر کہدونگا۔ مثل ہے۔ غریب کا کام نکالنا ثواب ہے

حاکم۔ مطلوق کیا۔

فلفل۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔

حاکم۔ زوجہ ثانی مسلمان عورت کا نام کیسا رکھا گیا۔ البتہ ییکا بائی۔ جیدبائی دلو کا بائی۔ پاپا بائی۔ پارسیوں کا نام ہوتا ہے۔

فلفل۔ بچوں کے نام سے باپ کی لیاقت ظاہر ہوتی ہے۔

حاکم۔ کیوں رکھا ہے۔

فلفل۔ سینگ کٹا کے بچھڑوں میں ملے۔

حاکم۔ بس چپ رہو معلوم ہوچکا۔ اے عورت تیرا کیا نام ہے۔

ادرک خانم۔ حضور میرا نام ادرک خانم ہے۔

حاکم۔ طلاق کا سبب ہے۔

ادرک۔ حضور خاوند کی مرضی۔

حاکم۔ (وکیل سے) آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں

بیرسٹر۔ اس مقدمہ میں دو امر قابل غور ہیں جن پر میں عدالت کو توجہ دلاتا ہوں اول یہ کہ مسمات ادرک خانم کو مسٹر فلفل نے برضا برغبت طلاق دیا۔ اور عدالت کے روبرو طلاق دینے کا اقرار ہوا۔ پس یہ امر محض مسمات ادرک خانم کے خاوند مسٹر فلفل کی رضامندی پر موقوف تھا۔ کیونکہ بموجب قانون عدالت طلاق امر پر ضرور ہے حسب رواج ہر ایک اہل اسلام محض اپنی خواہش اور رضامندی سے اپنی منکوحہ عورت کو طلاق دیسکتا ہے۔ خواہ وہ بداخلاق ہو یا بااخلاق ہو۔ جو اس کے ذمہ عائد ہوگا اس بارے میں چند نظریں عدالت کے پیش کرتا ہوں انڈین لا رپورٹ مطبوعہ ۲۷ اگست ۱۸۸۲ء صفحہ ۹۲ سطر ۹ فیصلہ عدالت ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی باجلاس مسٹر جسٹس فائرز و مسٹر جسٹس بائیز بمقدمہ مسمات شاب بیگم و جابد باز خان۔ دوسری نظیر انڈین لا رپورٹ مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۸۰ء صفحہ ۶۶ سطر ۲۴ عدالت ہائیکورٹ کلکتہ باجلاس مسٹر جسٹس پوپس و مسٹر جسٹس گھوس۔ دوسرا امر یہ ہے کہ جب مسٹر فلفل اپنی منکوحہ

مکان علیحدہ ضمانت معتبر۔

ادرک خانم۔ ہاں حضور محض مرضی خاوند۔

حاکم۔ دل تمہارا کیا نام ہے۔

فلفل۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ کیا جناب آپ میرے نام نامی اسم گرامی سے واقف نہیں ہیں افسوس۔

حاکم۔ افسوس کا کیا موقعہ ہے۔ بھلا میں تجھے کیا جانوں کہ تو کس کھیت کی مولی ہے۔

فلفل۔ حضور پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔

حاکم۔ اس کا کیا سبب ہے۔

فلفل۔ مثل ہے کہ انڈا کا بیٹا سانڈہ آپ نے سن لیا ہوگا۔

حاکم۔ کیا سن لیا ہوگا۔

فلفل۔ آپ نے سنا نہیں جس کو جیا اوس کو ایمان آپ سعدی علیہ الرحمان کو جانتے ہیں

حاکم۔ ہُو واز سادی ترجمہ سعدی کون تھا۔

سررشتہ دار۔ ہی واز پویٹ آف شیراز۔ شیراز کی شاعر تھا۔

حاکم۔ اولیس آئی نو وٹ سادی آف شیراز۔

کیوں نہیں ہم اس کو جانتا ہے۔ اور مانتا ہے۔

فلفل۔ تم جانتا ہے اور مانتا ہے تو ہم بولتا ہے ؎

نظر کن چوں سعدی سوئے بوستاں روانہ شد فلفل بہندوستان

حاکم۔ اس موقعہ پر اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

فلفل۔ سرکار شک کی دوا لقمان کے پاس بھی نہیں ہے۔

حاکم۔ او بیوقوف تم فضول بک بک مت کرو۔

فلفل۔ حضور یہ آپ نے کیا کہا میں بڑا معزز اور لایق آدمی ہوں۔

حاکم۔ ہمیں ایسی فضول گفتگو سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ بیان کرو۔ کہ عورت کا کیا نام ہے۔

فلفل۔ غریب کی جورو عمدہ خانم نام ہے۔

فلفل۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہید ہو گئے۔ حضور نکاح ہی کب ہوا تھا۔ جب نکاح نہیں ہوا تو مہر کیا میرے اللہ۔

حاکم۔ جب نکاح بھی نہیں ہوا تھا۔ تو تو نے طلاق کیونکر دیا۔ جمعدار دل جمعدار۔ اس کا تمام سامان اور لباس اوتار لو اور اس نیکبخت بی بی کے سپرد کرو۔ جبتک یہ پانچسو روپیہ مہر کے ادا نہ کرے زیر حراست رکھو بازنجیر کردو۔ میرا وہ انصاف ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہیں۔

فلفل۔ دھوبی سے بس نہ چلا تو گدہے کے کان اینٹھے۔

حاکم۔ پھر زبان درازی شروع کی۔

فلفل۔ بقول شخصے کم زور۔ مار کھانے کی نشانی ہے۔

حاکم۔ اس زبان دراز کو جلد لیجاکر قید کردو۔ اور اس نیک بخت عصمت آرا بی بی کو ہمارے بنگلہ پر پہنچادو۔

(جانثار کا فلفل کو سپاہیوں کا گرفتار کرکے لیجانا)

باب دوسرا پردہ چوتھا

راستہ

(وزیر کا داخل ہونا)

وزیر۔ قسمت کی برگشتگی سے کشتی دریا میں ڈوب گئی میرے خداوند نعمت کی بی بی شہزادی ماہ لقا مجھ سے چھوٹ گئی۔ یہ عصائے سامری مجھ تو میرے کام آیا دریا کی بلاؤں سے بچاکر کنارہ پر پہنچایا اب رات دن صحرا نوردی ہے بادیہ گردی ہے۔ گم گشتگوں کی تلاش میں اوقات بسر ہوتی ہے۔ کسی کا پتہ نہیں ملتا۔ کیا کروں مجبور ہوں میرا بس نہیں چلتا۔ کاش شہزادی ماہ لقا کی بلا میرے سر پہ آئی ہوتی۔ قفس تن سے طائر روح پرواز کر جاتا۔

مسدس

بخت خفیہ نے یہانتک ہمیں آزار دیا کوئی غمخوار ہے اپنا نہ تو مونس اپنا

عورت ادرک خانم پہ صحت نفس وسلامت عقل روبرو عدالت کے طلاق دے چکا۔ تو آیندہ مسمات ادرک خانم کی آزادی میں وہ کس طرح سے مخل ہونے کا مجاز نہیں ہے۔ اس واسطے یہ ضرور ہے کہ عدالت بموجب رسم ورواج قانون مسمات مذکور سند طلاق عطا کردیں۔

حاکم۔ طلاق ہوچکا جاؤ۔

فلفل۔ جاؤ آؤ بی بی مطلوقہ مکان کو چلیں۔

حاکم۔ اے کمبخت کیا تو نوکری کریگی۔

فلفل۔ لیجئے۔ حاکم صاحب کی نیت بدلی۔ طوطے کی طرح آنکھ پھیری۔

حاکم۔ چل تجھ سے کون پوچھتا ہے۔ تو کیوں بکے جاتا ہے۔

ادرک خانم۔ جی ہاں کروں گی۔

فلفل۔ دن یا رات کی۔

حاکم۔ تم کو روٹی پکانی آتی ہے۔

فلفل رنہائی کے بال اور کھائی کے گال نہیں چھپے رہتے۔

حاکم۔ پھر باتوں میں مداخلت شروع کی۔

فلفل۔ مداخلت کرونگا تو آپکا ارادہ پایا جاتا ہے۔ مثل ہے دریامیں رہنا اور مگر سے بیر۔

ادرک خانم۔ جی ہاں مجھے روٹی وسالن پکانا سب کچھ آتا ہے۔

حاکم۔ کیا تنخواہ لوگی۔

فلفل۔ روزانہ ماہانہ۔

حاکم۔ او پاجی تو نہیں مانتا بس چپکا رہ۔ ورنہ سزا پائیگا۔

ادرک خانم۔ خداوند تنخواہ کی کیا ضرورت ہے۔ بندی ناچیز آپ کی کنیز ہے صاحب غریب پرور آپ نے میرے شوہر کی رضامندی پہ مجھے طلاق دلوادیا اب مہر بھی وصول کرا کر دلوا دیجئے۔

حاکم۔ ہاں ضرور ضرور۔ بیان کرو کیا مہر مقرر کیا گیا تھا۔

ادرک۔ پانسو روپے سکہ رائج الوقت۔

قلفل۔ تمہارا باپ قیدی ہیں نے کچھ چوری تھوڑی ہی کی تھی۔ جو جو رنجا تا ودر
صاحب واللہ آپ بھی بڑے بیوقوف ہو۔ بھلا انگوٹھی دینے کی کیا ضرورت
تھی۔ رہیں چند روز قید خانہ میں رہ آتا۔ مفت کا پکا پکایا کھانا ملتا تا۔ مثل
ہے۔ پیٹ پر سے جان قربان۔

وزیر۔ واقعی مجھ سے بڑی بیوقوفی ہوئی۔ جو تجھ کو چھوڑا کر بیوقوف کہلایا

قلفل۔ درین چہ شک۔

وزیر۔ خیراب نصیحت چھوڑ دے۔ شہزادے کی تلاش کے لئے ساتھ چل

قلفل۔ چلئے۔ چلئے مجھے کیا عذر ہے۔ مثل ہے صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے
تو اُسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ چلئے جناب (جانا دوست کا)

باب دوسرا پردہ پانچواں

محل جانعالم

(شہزادی ماہ لقا کا آہ وزاری کرتے داخل ہونا)

گانا ماہ لقا

ایری ایری میاں سے ملا دُری۔ منوا کو وابن چین نہ اوے۔
پھیتا نا غم کھانا گھبرانا کہاں جانا۔ ایری سندر صورت والی موہے کھلاؤ
بالم ساجن کو لے آؤ۔ ایری۔

جان کے کارن گلیں بھٹکت پھوان پھری ہوا
دیکھ سمن۔ آئی پھر کر ملانہ واکا پیتا
کشتی ٹوٹی ڈوب مری یہ جان نہ جانے پائے
ظالم یہ جو نکال لایا موہے نظر بد لائے۔ ایری

گانا جانعالم

پیاری کا بولے۔ ساجن سے مت شرما جان ہیں آنکھیں توری قتواری
زلفیں کالی ناگن جیسی پالی۔ رخ ہے رشک چمن لب لعل یمن زلف

دور گردوں نے زمانے میں دکھایا کیا کیا ایک دم بھر کہیں آرام نہ بھولے سے ملا
یوں گرفتار بلیات رہے ہیں ہم تو رات دن مورد آفات رہے ہیں ہم تو

فلفل۔ (آنا شور کرتے پابجولاں) ہائے ہائے رے ہائے۔ میاں کہاں ہے بھیا

وزیر۔ (ایکا ایک) آ ہا یہ تو فلفل ہے۔ ہیں ہیں چھوڑ دو چھوڑ دو (سپاہیوں سے) سب ملکر اس بیچارے پر کیوں ٹھٹھہ کرتے ہو۔

جمعدار۔ اس قیدی کو بعوض پانچ سو دینار مہر کے قید کی سزا ہوئی ہے۔ اس کو حراست میں لئے جاتے ہیں۔ حاکم حکم بجالاتے ہیں۔ جب تک پانچسو روپے کی ادائی نہ ہوگی۔ اس کی رہائی نہ ہوگی۔

وزیر۔ مہر کا ہے۔

فلفل۔ اجی میں نے ایک عورت کو طلاق دیا تھا۔

وزیر۔ کیا تو نے اپنی کالی بیگم تو نہیں دیا۔

فلفل۔ خدا کرے تم اپنی بی بی جان جہاں کو طلاق دو۔ میں کیوں اپنی کالی بیگم کو طلاق دوں۔ واہ جناب واہ۔

وزیر۔ آخر پھر کس کو طلاق دیا۔

فلفل۔ اجی دوسروں کی عورت کو طلاق دیا ہے مثل ہے غیر کے مال پر دیدہ ال

وزیر۔ کیا کسی عورت کو نکاح میں لایا تھا۔

فلفل۔ اجی نہیں جناب نکاح کلنے کا قبل از نکاح کے یہ کچھ اور ہی معاملہ ہو گیا ہے۔ آپ نہیں جانتے۔

وزیر۔ غیر کی عورت کو تو طلاق دینے والا کون تھا۔

فلفل۔ سچ بتاؤں۔

وزیر۔ اچھا معلوم ہوا اے سپاہیو یہ میری ہیرے کی انگوٹھی ایک ہزار روپے قیمت کی ہے لو۔ اور اس قیدی کو رہا کردو۔ پانچسو روپیہ مہر سرکار میں داخل کرو۔ اور پانچسو روپیہ تم کو بطریق انعام دیا جاتا ہے۔ اس کو رشوت نہ سمجھو۔

جمعدار۔ آداب عرض ہے۔ جاؤں میاں قیدی صاحب تم کو آزادی۔

گانا ماہ لقا

کاہے رے کاہے موہے کو تو چپکا دے رے۔ میں تو ہوں اپنے شمس کی سوہن۔ کاہے رے موہے کو۔ ناہیں تو سنگ چنچل بل کرے لو۔ سنو مورا بھرآ رہ کے ہاں رے ظالم تو چھانڈ دے موکو رکھو تورا موہے کو نہ بھاوے ہے جی تج ہوں

جانعالم۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ آپ کو میرے وصل سے انکار ہے حالانکہ میں ملک ہند کا شہریار ہوں۔ جانعالم میرا نام ہے۔ میری کوئی اولاد نہیں صرف ایک لڑکی جان جہاں جس پر نو فلموں جادوگر عاشق ہوا تھا۔ اور اوس نے مجھے اور کل باشندگان شہر کو پتھر کا بنا دیا وزیرزادہ جان نثار کا آنا ہوا۔ اس کی بدولت رہائی کا بہانہ ہوا۔ جان جہاں اس وزیرزادہ سے منسوب ہوئی۔ جان نثار اپنے شہزادے کی تلاش میں چلا گیا۔ میری نورِ نظر جان جہاں اپنے شوہر کے فراق میں چل نکلی۔ ابتک اس کا پتہ نہیں اب میری سلطنت اور دولت کی تم مختار ہوتا ہیدار ہوں۔

ماہ لقا۔ کیا آپ جانِ جہاں کے باپ ہیں۔

جانعالم۔ کیا آپ جانِ جہاں کو جانتی ہیں۔

ماہ لقا۔ کیوں نہیں۔ وہ تو میری جانثار سہیلی ہے۔

جانعالم۔ یہ کیا کہا۔ اس جملے کی تشریح کیجئے۔

ماہ لقا۔ میں شہزادہ شمس کی بی بی ہوں۔ جاں نثار جس کا وزیر اعظم ہے۔ اور جان جہاں جان نثار کی زوجہ محترمہ ہے۔

جانعالم۔ (الگ ہوکر) مجھ سے اعلےٰ درجہ کی بیوقوفی ہوئی (ماہ لقاسے) آپ میرے محسن و معظم ہیں۔ میں اپنی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں اور وہ الفاظ جو میں نے آپ کی جناب میں بے ادبانہ کہے تھے۔ سب واپس لیتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اوس سے درگذر کریگی۔ اور مجھے معاف کریگی۔

چوبدار۔ خداوند شہزادی جانِ جہاں مع میر لشکر و فوج تشریف لائی ہیں۔

جانعالم۔ الحمدللہ بہت جلد بلالاؤ۔ (چوبدار کا جانا) شہزادی صاحبہ خدا کے واسطے

مشک ختن میں پیارے پیاری اپنے پیارے سے مت گھبرا جان
دل و جان تن من تو پر وار پیارا پیارا نسدن پچھین ہردم تو پیاری
بنی میں بنا۔ موسے جانا۔ الگن لگانا۔ تو تو ہے موری جان۔

گانا ماہ لقا

دور و ہمرن لاگ کا یہ گرد وارے۔ توری پیاں میں لاگوں بنتی کرے کھائے
کلپے موہے لپٹے ارے بے پیر سمجھ سمجھ۔ دور وہرن کا ہے کروں کوئی
نا ہیں دست ہے کو کو سناؤں میں بپتیاں رے سنوار سودا ہتھ تھر کو بچے
ہائے مورا اب ڈرت جیا مان لے رعرض عرض۔ دور ہرن۔

گانا جانعالم و ماہ لقا

جانعالم۔ میں تو تورا سجن ہوں۔
ماہ لقا۔ ہمارے دیوانے۔ شہزادہ شمس کی میں تو موہن ہوں۔
جانعالم۔ نکالا تم کو دریا سے میرا احسان تم مانو کہ جان من مجھ سے سو جان
اپنا دوست جانو حسین و خوبصورت بادشاہ ہوں ہند کا میں بھی خدا
کے فضل سے ہوں آپ سے بھی خوب و مانو گل کی طرح سے شکل ہے
میری دیکھو غنچہ دہن ہوں۔ میں تو تورا سجن ہوں۔
ماہ لقا۔ جارے دیوانے سے
میرے حق میں یہی بہتر تھا کہ دریا میں مرجاتی۔ مگر تجھ بدکار کے پنجہ میں ہرگز نہ آتی
فراق یار سے ہے رنج والم ہے اس پر پڑا۔ گلے کا ہار تو ہوتا ہی جان میری ہے گھبراتی
اپنے شمس کی تو میں موہن ہوں۔
جانعالم۔ میں تو تورا سجن ہوں۔
گانا۔ مان لے ری موری پیاری ہی بات (دونوں کا سوال وجواب)
ماہ لقا۔ چھانڈ دے رے موہے مورا ہاتھ۔ ارے رے رے کلائی لچکائی
جائے رے ہائے ہائے ارے رے رے۔
من سے مار جیت گرجیا۔ چھانڈ دے۔

(سب کا ملکر خدا شکر یہ ادا کرنا)

گانا۔ شکر اللہ کا سب مل سنائیں۔ اس کی توصیف۔ سب کو سنائیں کیونکر نہ

سر کو ہم جھکائیں آئی آئی اے بہن پانچوں سے ملے ہیں جان وتن کھلائے

عیش کا چمن۔

ماہ لقا۔ تم آئیں کدھر ہے جان جہاں۔

جانجہاں۔ یاں کر ہیں شاہ میرے ابا جان۔

سب۔ کیونکر نہ سر کو جھکائیں آئی۔

گلرخ۔ میں لگالوں گلے آؤ۔ اپنی حالت مصیبت سناؤ۔ فلفل کی سیپیاں

تم بھی آؤ۔

جانجہان۔ سنئے سنئے اے پری۔ چھٹکر تم سے میں چلی۔ سیدھی ہی اُن سے آملی

ماہ لقا۔ مجھ کو امید کب تھی یہاں۔ تم کو پاؤں گی۔ اے جان جہاں۔

کیونکر سر کو ہم جھکائیں۔ آئی آئی اے بہن۔

گلرخ۔ ہے مصیبت بہت کچھ اُٹھائی۔ عید سینے میں رہ کے آئی فلفل نے آکر

کی بھلائی۔

کالی بیگم۔ کہئے کہئے میری جان۔ فلفل میاں جی ہیں کہاں اون کے لئے ہم ہیں

گوری بیگم رنیم جان۔

گلرخ۔ فکر فلفل کی مت کریو۔ اب ملاویگا۔ جلدی خدا۔

سب۔ کیونکر نہ ہم سر کو جھکائیں۔ آئی آئی اے بہن۔

ماہ لقا۔ کشتی دریا میں ٹوٹی تھی ہائے اس کے ابا نے مجھکو بچائے سوو یزاد ے

کو تو ہرگز نہ پائے۔

جانجہاں۔ جائیں جائیں اب کدھر موا ہے۔ ڈوب کر کیونکر نہ دوں بھیٹ سر

گلرخ۔ میری ہمشیر کہنے کو ماں وہ ملائیگا خالق جان۔ کیونکر نہ سر کو جھکائیں۔

ڈراپ سین

لڑکے کی روبرو میرا عیب چھپایئے اور میں نے جو آپ کے ساتھ حماقت کا برتاؤ کیا۔ کسی پر افشا نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے ساتر العیوب اور غفار الذنوب ہے آپ کو اُسی کا واسطہ دیا جاتا ہے۔ (داخل ہونا جانِ جہاں کا)

جانِ جہاں۔ اباجان قدمبوسی عرض کرتی ہوں۔

جان عالم۔ جیو جیو بیٹی عمر دراز باد۔ تمہارے شوہر کہاں ہیں اور یہ دونوں عورتیں تمہارے ہمراہ کون ہیں۔

جانِ جہاں۔ شہزادہ شمس گم ہو گئے ساون کی تلاش میں میرے شوہر گئے ہیں اور یہ دونوں عورتیں قلفل کی بیبیاں ہیں۔

جان عالم۔ کیا ان کو پہچانتی ہو۔

جان جہاں۔ اما یہ تو شہزادی ماہ لقا ہیں میرے شوہر جس شہریار کے وزیر ہیں یہ انہی بی بی ماہ منیر ہیں۔ شہزادی صاحبہ بندگی عرض کرتی ہوں آپ کدھر۔

ماہ لقا۔ قسمت کی گردش یہاں کھینچ لائی۔ کشتی دریا میں ٹوٹ گئی۔ سب چھوٹ گئے موت کی گردش میں پھرتی ہوں مگر وہ بھی نہیں آتی۔

جان عالم۔ میں نے اس گوہر نایاب کو دریا سے نکالا ہے۔ اور محسن معظم کی طرح رکھا ہے۔ اب تم اور یہ مل رہو میں دریا کو جاتا ہوں۔

ماہ لقا۔ کیا کہیں فراق یار میں دل بیقرار ہے۔ سینہ فگار ہے۔ جینا وبال ہے۔ بُرا حال ہے۔

گانا۔ گو وہ برتھا مگر یار ہمارا ہی تھا ساتھ اوس کا ہمیں ہر طور گوارا ہی تھا

اب تصور میں بھی آتی نہیں صورت دلفگار زیست کا اپنے فقط اتنا سہارا ہی تھا

کوئے قاتل کی زمین پر ہی نہیں ہے موقوف بر فلک بھی تو عدم مائے ہمارا ہی تھا

دفعۃً آکے کیا جور خزاں نے پامال گر گلشن کا ابھی بلبل نے سنوارا ہی تھا

(داخل ہونا گلرخ پری کا)

گانا۔ سنو سکھیاں میں سارے ہی خدائی میں سجنا کو ڈھونڈ پھری۔ سنو سکھیاں

دیس بدیس جہان پھری میں شہزادی کو تو نہ پایا سکھی سنو سکھیاں۔

عمدہ سامان لیکر وہاں سے چل پڑے۔ مجھے کچھ بھی نہ دیا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ بارہ برس بعد گھوڑے کے دن بھی پھرتے ہیں۔ تو نے بہت مناسب کیا جو اوسے دہوکا دیا۔ مگر صورت بجائی ہو۔ جب تو ٹھیک ورنہ بہت غلط

وزیر۔ اخاہ یہ تو کچھ بیتہ کا حال معلوم ہوتا ہے۔ (سونٹھ سے) میاں وہ کونسی پری تھی۔ جس کو فلفل نے قید سے رہائی دی۔

فلفل۔ (الگ ہوکر) لاحول ولا قوۃ دشمن کہاں نکل ہیں۔

وزیر۔ (فلفل سے) تو اتنے عرصہ تک ہمراہ رہا مگر یہ حال کبھی نہ کہا۔

فلفل۔ مثل ہے انگلی پکڑتے پہونچا پکڑتا ہے۔

وزیر۔ مجھے علم غیب نہ تھا۔ کہ کیفیت دریافت کرتا۔

فلفل۔ بقول شخص کم گفتن کم خفتن کم خوردن عادتِ دانشمندان است۔

سونٹھ۔ ہاں صاحب فرمایئے مجھکو جو کچھ یاد ہے۔ میں بھی بلا مبالغہ بیان کردونگا

فلفل۔ اپنی دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔

وزیر۔ تفصیل کی کیا ضرورت ہے۔ ملول کلامی کی تیری ہمیشہ عادت ہے ذرا جلدی بیان کر کہ گلرخ پری نے کیونکر رہائی پائی۔

فلفل۔ ہاں یہاں بہت ہی مختصر عرض کرتا ہوں گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مولسری لینہ ارگل نسرین وغیرہ وغیرہ۔

وزیر۔ میں نے پھولوں کی تفصیل نہیں پوچھی ہے۔ گلرخ پری کی رہائی کی کیفیت پوچھ رہا ہوں۔

سونٹھ۔ اجی جناب مسٹر فلفل نے تو پھولونکی کیفیت بیان کی ہے۔ پھلونکا ذکر ہی نہیں کیا سنئے آم۔ املی۔ نارنگی۔ امرود۔ کٹھل۔ بڑہل۔ شریفے۔ انار۔ نیبو۔ کھٹا۔ میٹھا۔ بیر۔ کھٹیا۔ بیل۔ ناسپاتی۔ سیب۔ کیلا۔ کرنے۔ انناس۔ خربوزہ وغیرہ وغیرہ۔

فلفل۔ واہ واہ صاحب وہ جو چھوٹی چھوٹی کیاریوں نہیں۔ وہ پھولونکی کیاری۔ وہ گوکر نرگس کی کیاری۔ وہ چنبیلی کی کیاری۔

باب تیسرا　　پردہ پہلا

جنگل

(داخل ہونا وزیر جان نثار اور فلفل کا)

گانا فلفل

وزیر صاحب کی اب ڈھول جھڑی　　دیکھو بڑی پڑی منزل کڑی
میں اڑا اڈنکا جوں پھل جھڑی　　کہ جیسے ستا نا نا نا ہوا چلیگی ہر گھڑی
کیسی راستے کی ڈھول جھڑی　　پہاڑی بڑی ہے آگے کھڑی

گانا وزیر۔ کیونکر یار جانی میں ناکام چلوں۔ گرچہ چلنا اس آن سے بہتر ہاتھ پاؤں میں نہیں تو ان دیری نہ دیر ہی نہ کر قدم دھروں فضل اب کرے وہی ہے ذوالجلال۔ اعلے امولے دویالا تو ہے۔ اللہ تعالے دیوے دیوے خوشحالی پاؤں مرادلی۔ کیونکر یار جانی میں ناکام چلوں۔

فلفل۔ مثل ہے ضعیف پہ نزلہ گرتا ہے۔

وزیر۔ کیوں اس کی کیا وجہ۔

فلفل۔ بقول شخص رکھ رانی اپنا پانی (داخل ہونا ادرک خانم و سونٹھ کا)

سونٹھ۔ (اپنی بی بی سے) بی بی ادرک خانم بیان کرو۔ کہ میرے سفر کے جانے کے بعد تم نے کیا کیا کمایا اور کس کس کو داؤں پر چڑھایا۔

ادرک خانم۔ تمہارے جانے کے بعد مجھ سے فلفل کی کی ملاقات ہوئی۔ سب کپڑے لتے چھین کر لوٹے پانچسو روپیہ بھرے کے مری پھر حاکم نے مجھے ماما بنایا پھر کا نگہبان ٹھیرایا میں نے جو موقع پایا یہ زیور کا صندوقچہ اڑایا۔

سونٹھ۔ میرا دل بہت خوش ہوا کہ تو نے فلفل کو دھوکا دیا اور اس کا سب مال و اسباب چھین کیا۔ اسے وہ تو بڑا بڑا اسفاک چالاک بیباک ہے۔ راجہ صاحب اور اہل مجلس کو اور خصوصاً مجھے شراب میں دھتورے کے بیج ملا کر پلائے۔ اور جو پری شیشے میں قید تھی اس کو حضرت چھوڑا لائے۔ پھر تمام زر و جواہر اور

وزیر۔ مزہ کا گودا بھی تو کھا گئے۔ تمام جہاں کے کھانے سنا گئے۔ اب تمہیں بھی سلام اور تمہاری تفصیل کو بھی سلام۔ مختصر کیفیت تو یہ بھی جو یہاں تک پہنچی اب خدا جانے مفصل بیان کرنے میں کتنی کتابوں کے دفتر گرداننے جائینگے۔

فلفل۔ اجی خفا کیوں ہو رہے ہو۔

وزیر۔ پری کہاں چلی گئی۔

فلفل۔ مثل ہے۔ جنگل میں مور ناچا کسی نے دیکھا۔ میں کیا جانوں کہ کہاں چلی گئی۔

وزیر۔ ہائے افسوس کس کس کی تلاش کروں کہاں کہاں جاؤں عجب نہیں جو یونہی جستجو کرتا ہوا ناامید ہو جاؤں۔

سونٹھ۔ کیا جناب کوئی اور بھی کھو گیا ہے۔

فلفل۔ جی ہاں مجھ سمیت چار آدمی کھو گئے ہیں۔ شہزادہ شمس اور شہزادی ماہ لقا گلرخ جان اور ایک میں فلفل جان۔

سونٹھ۔ جناب عالی یوں صحرا نوردی سے کام نہیں نکلتا۔ آپ کو اگر گمشدوں کی تلاش ہے۔ تو یہاں سے قریب طلسم ہے۔ اس میں آئینہ سکندری موجود ہے اس طلسم کو توڑ دیجئے۔ پھر آئینہ سکندری میں ملاحظہ کیجئے۔ سب بچھڑے ہوئے نظر آجائینگے۔ اور ایک دم میں مل جائینگے۔ مگر کچھ طلسم کے توڑنے کا بھی سامان چاہیئے۔ وہی مثل نہ ہو کہ بچھو کا منتر تو یاد نہیں اور چلے سانپ پکڑنے۔

فلفل۔ اجی آپکے پاس منتر جنتر سب کچھ ہے۔

وزیر۔ خیر اب تن بہ تقدیر جاتا ہوں۔ دیکھا چاہیئے۔ کیا معاملہ درپیش آتا ہے۔ فلفل صاحب اب جلدی کیجئے اور جلد تیجئے۔

فلفل۔ ہاں ہاں چلئے یہاں کیا دیر ہے۔ فقط قسمت کا پھیر ہے۔

(وزیر کا جانا فلفل کا بھی جانا چاہنا سونٹھ کا روکنا)

سونٹھ۔ ہاں یہ تو فرمایئے فلفل صاحب اس حب وغیرہ کی کیا تجویز ہے۔ وہ سب مال متاع کہاں ہے کہیں یاد رکھا ہے کہ یہاں ہے میں اسی تصفیہ کیواسطے ٹھیرا ہوں۔

سونٹھ۔ واہ صاحب ساگوں کا تو ذکر ہی نہیں کیا۔ الٹا میرا ہی ذہن ناقص کیا سنئے پالک
چوکا۔ چھاٹو۔ چولائی۔ خرفہ۔ سرسوں کا ساگ وغیرہ وغیرہ۔

وزیر۔ مجھے اچھے بیوقوفوں سے کام پڑا ہے میں تو گلزار پری کا حال پوچھتا ہوں
اور یہ باغ اور باڑیاں اولٹ رہے ہیں۔ طرفہ یہ کہ ایک منطقی تو میرے پیچھے
پڑا ہی ہوا تھا یہ دوسرا فیلسوف کہاں سے آگیا۔

فلفل۔ اجی وزیر صاحب ایک توے کی روٹی کیا موٹی کیا چھوٹی۔ لوجی سنئے۔
پلاؤ نمکین۔ پلاؤ میٹھا۔ پلاؤ دوپیازہ۔ پلاؤ دم پخت۔ پلاؤ الٹا توا۔ پلاؤ
بریانی۔ پلاؤ متنجن وغیرہ وغیرہ۔

سونٹھ۔ ارے بس بس کہاں تک پلاؤ پلاؤ بکو گے۔ شاید سنگاپور یا تلنگاں کا تمہارا
جنم ہے کہ سوائے چاولوں کے روٹی کا ذکر ہی نہیں وہاں جو روٹیاں کھانے
میں آئی تھیں وہ تو سنئے۔ گاؤدیدہ گاؤزبان باقرخانی۔ پراٹھے بیسنی روٹی
تافتان۔ شیرمال۔ کلچے۔ پوریاں۔ کچوریاں۔ خمیری روٹی۔ ڈبل روٹی۔ نان
پاؤ۔ بسکٹ۔ نان خطائیاں۔ روغنی روٹی۔ سوہان نان قلم الم غلم وغیرہ وغیرہ

فلفل۔ کیا سوکھی ساکھی روٹیاں ہی کھائی تھیں۔

سونٹھ۔ اور جناب کبابوں کو تو بھول ہی گیا۔ کباب ماہی کباب دریائی کباب
کوفتہ۔ کباب بیضہ۔ کباب گولہ۔ کباب سیخ۔ کباب ٹکیہ۔ کباب خاگینہ۔ کباب
مرغ کباب شامی۔ کباب تکا۔ کباب پرسندہ۔ کباب کلیجی وغیرہ وغیرہ۔

فلفل۔ بھائی سب نمکین ہی نمکین شروع کر دیا۔

وزیر۔ بس بس او نامراد و کمبختو۔ وہاں کھانا کیا کھایا کہ یہاں میرے مغز کو کھاگئے
بہتر ہے کہ کیفیت بیان کرو۔ ورنہ میں بغیر سنے چلا جاتا ہوں۔

سونٹھ۔ جناب ابھی دہلی بہت دور ہے بہت سے کھانے باقی رہ گئے طرح طرح کے
دوپیازے دیوراثیاں۔ دال چپے دگل گلے و سموسے و مال پوڑے ابھی پوری
طرح سے کہاں بیان کئے گئے۔ اگر آپ تھوڑی سی تو یہ فرماویں تو دفتر کھل جائیں
ابھی سے نام سن کر اکتا گئے انگریزی ہی کھانوں کی تو بہت تفصیل باقی ہے۔

ادرک خانم۔ تو پھر مجھ کو وہاں سے چلو۔ جہاں اُن کی لاش ہے۔

فلفل۔ چلو میری جان میں تم کو پہنچاتا ہوں

(فلفل کا اسباب اُٹھانا اور ادرک خانم کا روتے جانا۔ اس کو دھوکے نکالکر آنا پبلک سے) السلام علیکم کہوں کیسا کیا۔ مثل ہے چاہ کندہ را چاہ در پیش آمد کا معاملہ ہے۔

گانا فلفل

چوری کبھی بہ نیساں کردم نہ کردہ بودم۔ غیروں کا مال پنہاں کردم نہ کردہ بودم
دھوکا مجھ دیا ادرک میں ہم بدل نمودم۔ دشمن کو یوں پریشاں کردم نہ کردہ بودم
کپڑوں کا ایک پوٹل زر اشرفی جواہر۔ یوں مفت پیدا کیساں کردم نہ کردہ بودم
فلفل ہے نام میرا سفاکی پیشہ دارم۔ از مال خویش گذراں کردم نہ کردہ بودم

اپنے باپ سے فلفل اب یہیں نا جانے کو دگے یا وزیر صاحب کی بھی تلاش ہو جاتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دونوں بلا کی طرح نازل ہوں پھر وہی مثل ہوگی۔ سو نے سے گھڑا ئی جھینگی۔ السلام علیکم (جانا فلفل کا سونٹھ کا آنا پیچھے دیدار دینا)

سونٹھ۔ فلفل صاحب اور فلفل صاحب کدھر گئے کیا ہوگیا۔ دفینہ کھودنے کے واسطے کدال لینے آئے وہیں کے ہو رہے۔ ارے یہاں تو فلفل بھی نہیں ادرک بھی نہیں کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا۔ مجھ کو ایک پتھر کے پاس بٹھا دیا۔ اور کہا یہاں دفینہ ہے۔ میں کھودنے کیواسطے کدال لاتا ہوں۔ کدال بھی غائب اور خود بھی نذارد۔

(داخل ہونا ادرک خانم کا)

ادرک۔ خدا نے تمہاری نئی زندگی کی۔ خدا نے تمہارا زہر اتارا۔ خدا نے پھر صورت دکھائی۔ (حیران ہونا سونٹھ کا)

سونٹھ۔ ارے ہیں تو بھی دیوانی تو نہیں ہوئی خدا نے تیری نئی زندگی کی خدا نے تیرا زہر اتارا خدا کرے۔ تجھے زہر چڑھے۔

ادرک۔ ابھی تم سانپ کا ٹا تھا کے نہ۔

ادرک خانم۔ ہاں جی میاں فلفل جو آدمی صاف باطن ہوتے ہیں وہ پیٹھ پیچھے کی بات کو بھول جاتے ہیں۔ جیسے کہ تم ہو اور میں نے بھی کوئی بری نیت سے تمہارے ساتھ سلوک نہیں کیا۔ وہ تو صرف دل لگی تھی۔

فلفل۔ (الگ ہو کر) اجی خالہ میں تم کو اچھی طرح سے جانتا ہوں آدھا بھائی سونٹھ میں نے ایک حصہ زمین میں دفنایا ہے۔ چلو چلیئے۔

ادرک خانم۔ موا سونٹھ کہتا تھا کہ فلفل بڑا چالاک ہے۔ خاک دھول کا چالاک ہے۔ ذرا کی جھبکی سے دم میں آگیا۔ اور حصہ دینے پر راضی ہو گیا وہ بزدلا ہے۔ سونٹھ سے ڈر کر یہ تجویز ٹھیرائی ہے۔ دیکھوں تو سہی اُسے حصہ پورا دیتی ہوں ایک بار دھوکا دے چکی ہوں۔ پھر بھی موئے مورکھ کو اب عقل نہ آئی۔ اب میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹی جاتی ہوں۔

(فلفل کا روتے ہوئے اندر سے آنا)

فلفل۔ اجی تمہارا سوہاگ اُجڑ گیا۔

ادرک خانم۔ کیا ہے میاں فلفل کیا ہوا۔ کیوں رو رہے ہو۔ میرے میاں کی خیریت تو ہے۔

فلفل۔ کیا بولوں خالہ منہ سے بات نہیں نکلتی وہ تو چلے گئے۔

ادرک خانم۔ کون چلے گئے۔

فلفل۔ اجی جہاں میں نے دفینہ رکھا ہوا تھا۔ جب وہاں گئے تو دیکھا تو اُس پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ہٹانے لگے۔ اُس نے اِن کو کاٹا وہ مر گئے۔ اجی تمہارے خاوند مر گئے جی اور تمہیں رنڈوا کر گئے جی۔

ادرک خانم۔ اجی یہ چٹا پٹ کیا ہو گیا۔ میرے اللہ پھر کچھ بھی تھا۔

فلفل۔ کیا کہوں منہ سے بات نہیں نکلتی۔ اسے بھلا پھر اس سانپ کا مرے بعد اتنا بولے۔ کہ میری ادرک خانم کو یہ کہدو کہ اپنی ماں باپ کے پاس چلی جائے۔ اور میرے کو اچھی طرح دفن کفن کرے (دونا)

ادرک خانم ۔ تو پھر مجھ کو وہاں سے چلو۔ جہاں اُن کی لاش ہے۔

فلفل ۔ چلو میری جان تب تم کو پہنچاتا ہوں

(فلفل کا اسباب اُٹھاتا اور ادرک خانم کا روٹھے جانا۔ اس کو دھوکے نکال کر آنا پبلک سے) السلام علیکم کہوں کیسا کیا۔ مثل ہے چاہ کندہ را چاہ در پیش آمد کا معاملہ ہے۔

گانا فلفل

چوری کبھی بہ نیساں کردم نہ کردہ بودم ۔ غیروں کا مال پنہاں کردم نہ کردہ بودم
دھوکا مجھے دیا ادرک من ہم بدل نمودم ۔ دشمن کو یوں پریشاں کردم نہ کردہ بودم
کپڑوں کا ایک پوٹل زر اشرفی جواہر ۔ یوں مفت پیدا کیساں کردم نہ کردہ بودم
فلفل ہے نام میرا سفاکی پیشہ دارم ۔ از مال خویش گذراں کردم نہ کردہ بودم

اپنے باپ سے فلفل اب یہیں ناچوگے کودوگے یا وزیر صاحب کی بھی تلاش ہے جاتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دونوں بلا کی طرح نازل ہوں پھر وہی مثل ہوگی۔ سوتے سے گوڑا بھی جھینگی۔ السلام علیکم (جانا فلفل کا سونٹھ کا آنا دفینہ نکالنے)

سونٹھ ۔ فلفل صاحب اور فلفل صاحب کدھر گئے کیا ہوگیا۔ دفینہ کھودنے کے واسطے کدال لینے آئے وہیں کے ہو رہے۔ ارے یہاں تو فلفل بھی نہیں ادرک بھی نہیں کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا۔ مجھ کو ایک پتھر کے پاس بٹھا دیا۔ اور کہا یہاں دفینہ ہے۔ میں کھودنے کیواسطے کدال لاتا ہوں۔ کدال بھی غائب اور خود بھی نذارد۔

(داخل ہونا ادرک خانم کا)

ادرک ۔ خدا نے تمہاری نئی زندگی کی۔ خدا نے تمہارا زہر اتارا۔ خدا نے پھر صورت دکھائی۔ (حیران ہونا سونٹھ کا)

سونٹھ ۔ ارے بی تو بھی دیوانی تو نہیں ہوئی خدا نے تیری نئی زندگی کی خدا نے تیرا زہر اتارا خدا کرے۔ تجھے زہر چڑھے۔

ادرک ۔ ابھی تمہیں سانپ کاٹا تھا کے نہ۔

دیکھ سر سری دلو پری پری۔ مان بات بر تری۔ کیجئے رب کی
افسری۔ دلو جن کی ہو یہ زیبا سروری آڈ آؤ۔ آڈ رے۔
جام کے دور میں۔ دیکھ حال تو حال سب کھلے۔ مان لے یہی
کلام۔ ٹھیک یہ شگون اہل فال تو۔

(عصائے سامری کا دروازے پر لگانا دروازے کا ٹوٹ جانا)

(آئینہ کا نظر آنا)

وزیر۔ اب سکوت اختیار کر مجھے اپنے بادشا کی کیفیت اس آئینہ
میں دریافت کرنی ہے۔
فلفل۔ میں جب سے آیا ہوں کوئی بات بھی کر رہا ہوں۔
وزیر۔ خاموش فلفل خاموش اے آئینہ سکندری اپنی تاثیر دکھلا۔ ہم کو
شہزادہ شمس سے بہت جلد ملا۔ اور وہ کس حال میں ہے۔ بتلا

(پہلے دکھاؤ کا غائب ہونا دوسرے دکھاؤ کو آئینہ پر)

(شہزادہ شمس و مرجان پری کا دکھائی دینا)

وزیر۔ اے مؤکلان طلسم اس شہزادہ کو اور اس بد ذات کو جس نے اسے
قید کیا ہے۔ فوراً حاضر کرو۔

دوسرے دکھاؤ کا غائب ہونا تیسرا دکھاؤ باغ سے شہزادہ شمس و مرجان پری کا نکلنا اور وزیر و فلفل سے ملنا)

فلفل۔ لو یہ تو پہلے چنگے آئے میرا خیال غلط نکلا۔

وزیر۔ خداوند نعمت [illegible]

شمس۔ اچھی [illegible] حال یہ ہی صاحبہ ہماری عاشق [illegible] ہوئیں۔ وصل کی مشتاق ہوئیں۔ ہماری طبیعت نہ آئی۔ انہوں نے کوہ آفت [illegible] سہہ کرائی۔

فلفل۔ اجی یہ وہی صاحبہ ہے۔ جناب عالی پہلے مجھ سے تو بات کیجئے

شہزادہ شمس۔ [illegible] زندہ باش زندہ باش۔

فلفل۔ [illegible] آتا۔ خوشامد کی بات جناب [illegible] بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ آپ کی جستجو [illegible] اب [illegible]

وزیر زادی فتنہ کا گانا

[illegible]

[illegible]

جان۔ [illegible]

[illegible]

کیا صورت۔ کیا مورت۔ کیا [illegible] کیا چال دکھائی [illegible]

[illegible]

شہزادہ شمس۔ خیر ان کی خطا [illegible] ان کی حالت پر [illegible]

فلفل۔ خیر تمہیں ردلی بکانے اور سامان بکانے کے کام آویں۔

(جھڑکنا شمس کا)

گانا شمس کا

نہیں اس کی تقصیر نیت بری ہے۔ یہ اعشق کا ہو آفت بری ہے

میری ہی نہیں ان سب کی حالت۔ یہ سب عشق ہی کی [illegible]

یہ کھو دیتی ہر فہم و ہوش و خرد کو۔ محبت بری ہے محبت بری ہے

فلفل۔ بوڑھے طوطے بھی کہیں پڑھانے سے پڑھتے ہیں۔

دیکھ سرسری دیو پری پری۔ مان بات ہر تری۔ کیجئے سب کی
افسری۔ دیو جن کی ہو یہ زیبا سروری آؤ آؤ۔ آؤ رے۔
جام کے دور میں۔ دیکھ حال تو حال سب کھلے۔ مان لے یہی
کلام۔ ٹھیک یہ شگون اہل فال تو۔

(عصائے سامری کا دروازے پہ لگانا دروازے کا ٹوٹ جانا)

(آئینہ کا نظر آنا)

وزیر۔ اب سکوت اختیار کر مجھے اپنے بادشاہ کی کیفیت اس آئینہ
میں دریافت کرنی ہے۔

فلفل۔ میں جب سے آیا ہوں کوئی بات بھی کر رہا ہوں۔

وزیر۔ خاموش فلفل خاموش لے آئینہ سکندری اپنی تاثیر دکھلا۔ ہم کو
شہزادہ شمس سے بہت جلد ملا۔ اور وہ کس حال میں ہے بتلا

(پہلے دکھاؤ کا غائب ہونا دوسرے دکھاؤ کو آتشین پر)

(شہزادہ شمس و مرجان پری کا دکھائی دینا)

وزیر۔ اے مؤکلان طلسم اس شہزادہ کو اور اس بد ذات کو جس نے اسے
قید کیا ہے۔ فوراً حاضر کرو۔

دوسرے دکھاؤ کا غائب ہونا تیسرا دکھاؤ باغ سے شہزادہ شمس و مرجان پری کا نکلنا اور وزیر و فلفل سے ملنا)

فلفل۔ لو یہ تو بھلے چنگے آئے میرا خیال غلط نکلا۔

شہزادہ شمس (از وزیر سے) ہاں ہاں وزیر جاں نثار دیکھیں کہ پیاری پری ماہ لقا و گلرخ پری کہاں ہیں۔
قلقل۔ اجی پہلے کالی اور گوری کا حال تو دریافت کریں۔
وزیر۔ اے آئینہ سکندری اپنا کرشمہ دکھلا۔ اے موکلان طلسم جلد سب بچھڑے ہووں سے ملا۔ اور پردہ مفارقت مٹا۔

پہلے دکھاؤ کا غائب ہونا دکھاؤ دوسرا سب کا آپس میں

ملنا وزیر کا چھڑی دکھانا پردہ ہٹنا پھر وہی پہلا

دکھلاؤ باغ سب کا آپس میں ملنا سہیلیوں کا حاضر ہو کر مجرا بجالانا)

گانا سہیلیاں

آؤ گاؤ خوشی سنسی یہاں ابھی سبھی گئیاں کرو رنگ رلیاں گلشن بیچ چھائی۔ کلیاں ہل مل کرو۔ چھلبلیاں چھمک چھمک پائل باجے جھنن موری۔ کھوکھو ہی خوسی کے ساتھ۔ دشمن راجن کی بازی ہے مات۔ کوئی ناچے گاوے کوئی واری جاوے۔
کرم کرو داتا کا ہردم ہر دن نت گن گاؤ سب۔
ہاں ہاں ہاں نہیں نت گن گاؤ سب ناں ہاں ہاں۔
سنیں کوئی تانی رب ہاں ہاں کہوں ہاں توم توم توم۔

(سہیلیاں گا کر اندر جاتی ہیں ڈراپ گرتا ہے)

تمام شد